اَحْمَدُكَ اللّٰهُمَّ یَامُجِیبَ کُلِّ سَائِلٍ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ ھُوَ

اَفْضَلُ الْوَسَائِلِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ ذَوِی الْفَضَائِلِ

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

اللہ تعالیٰ جَلَّ جَلَالُہٗ وَعَمَّ نَوَالُہٗ وَاَعْظَمَ شَانُہٗ وَاَتَمَّ بُرْھَانُہٗ کی حمد وثنا اور حضور نبی کریم، رؤوف رحیم، احمد مجتبیٰ جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار گوہر بار میں ہدیہ درود وسلام عرض کرنے کے بعد۔

وارثانِ منبر ومحراب، اربابِ فکر ودانش

اللہ تعالیٰ کے فضل اور اسکی توفیق سے ہم سب کو ادارہ صراط مستقیم پاکستان کے زیر اہتمام فہم دین کورس کے 10 ویں درس میں شرکت کی سعادت حاصل ہو رہی ہے آج ہماری گفتگو کا موضوع ہے:

''حق چار یار رضی اللہ تعالیٰ عنہم''

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن وسنت کا فہم عطا فرمائے اور ہمیں حقیقی سچے اور ستھرے نظریات پر قائم رہتے ہوئے ان کی تبلیغ کی توفیق عطا فرمائے۔

یہ موضوع بڑا ہی اہم موضوع ہے۔ اس کی بہت زیادہ وضاحتیں ہیں اس کو آپ نے دل کے کانوں سے سن کر سمجھنا ہے اور اس کو آگے پہنچانا ہے۔

اہل حق ہر طرف سے فتنوں کی لپیٹ میں ہیں، ان فتنوں میں سے ایک فتنہ خلافت راشدہ کے خلاف پروپیگنڈہ کا ہے اور خلفاء راشدین کی عظمت، فضیلت اور مقام ومرتبہ کے خلاف ہے۔

ہم اہل حق ہر فتنے اور ہر خطرے کو محسوس کرتے ہوئے قرآن وسنت کی روشنی میں اس کا جواب چاہتے ہیں۔

خلفاء راشدین کی عظمت دل سے ماننا بقاء ایمان

ہمارا یہ یقین ہے کہ

اسلام مااست طاعت خلفاء راشدین

ایمان مامحبت آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم است

خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کا مقام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مقام اور ان کی عظمت کو دل سے ماننا اور جاننا ہمارے ایمان کی بقاء ہے۔

تاجدار اہلسنت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس لئے کہا تھا کہ

اہل سنت کا ہے بیڑہ پار اصحاب حضور

نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی
اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہر جہت کی خوشبو اور اجالا عطا فرمایا ہے

قرآن سے عظمت صحابہ کا بیان

قرآن مجید کی سورۃ الفتح میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ

اور انکے ساتھ والے

اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ

کافروں پر سخت ہیں۔

رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ

آپس میں بڑے نرم دل ہیں

تَرَاھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا

تو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے

یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللہ وَرِضْوَانًا

اللہ کا فضل و رضا چاہتے۔

سِیْمَاھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ

سورۃ الفتح پارہ 26 آیت نمبر ۲۹

اُنکی علامت اُن کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے بالخصوص خلفاء راشدین کی عظمت کو

واضح کیا گیا اور رب ذوالجلال نے اپنے محبوب کی شان کو ذکر کرنے کے فوراً بعد اپنے محبوب علیہ السلام کے تربیت یافتہ عظیم خلفاء کا بڑے خوبصورت انداز میں تذکرہ فرمایا۔

ترتیب اسماء خلفاء راشدین

اس گفتگو میں ہم کوئی تفصیلی بحث نہیں چھیڑ رہے بلکہ صرف ایک ترتیب بیان کرنا چاہتے ہیں جس کا تذکرہ ہمیشہ رسول اللہ ﷺ نے پیش نظر رکھا اور جب بھی خلفاء راشدین کے نام لئے تو اس ترتیب سے لئے جو ترتیب اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتائی تھی۔

صحابہ کرام میں سے فضیلت کی بنیاد پر جب آپ نے نام لئے تو ایک ترتیب سے نام لئے اور صحابہ کرام نے بھی ان کے نام ایک ترتیب سے لئے، تابعین نے بھی خلفاء اربعہ کے نام ایک ترتیب سے لئے اور ہماری ملت کے اولیاء نے بھی اسی ترتیب کو قائم رکھا جو ترتیب رسول اللہ ﷺ نے بیان کرتے ہوئے خلفاء اربعہ کی ترتیب رکھی تھی۔

آج ہمارے لئے بھی ضروری ہے کہ جس انداز میں آپ نے اپنے یاروں کا تذکرہ کیا، ہم بھی اسی انداز میں کریں جس انداز میں خلفاء اربعہ کا تذکرہ صحابہ کرام نے کیا، تابعین نے کیا، پوری امت نے کیا اور اسی انداز کو برقرار رکھا جائے۔ کسی دوسرے گروہ کے نظریات سے متاثر ہو کر نبی علیہ السلام کے طریقے کو چھوڑ دینا، اہلبیت اطہار اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے طریقے کو چھوڑ دینا یہ ہرگز حق پرستوں کا شیوہ نہیں ہے۔

یہاں راستہ جب وحی سے ہمارے سامنے موجود ہے تو حق پرست جس وقت اپنا یقین اور ایقان اس بحث سے حاصل کر لیتا ہے تو دنیا کی کوئی طاقت اسکو اسکے نظریات سے آگے پیچھے نہیں ہٹا سکتی۔

مقام خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم

اس سلسلہ میں عام لوگوں کے پاس تحقیق کا وقت تھوڑا ہے اور جیسے روش چل نکلتی ہے اسی کی لوگ پیروی شروع کر دیتے ہیں اور یہ سوچتے نہیں کہ عقیدے پر عمل کی بنیاد ہے اگر عقیدے میں کجی آ گئی تو عمل رائیگاں چلا جائے گا۔

ہمارا باقاعدہ خلفاء راشدین کے عقیدے کے مطابق ایک سلیبس ہے اور ان کی ذوات کے مطابق ایک سلیبس ہے چونکہ انکی ذوات اتنی عمدہ ہیں کہ انھیں نبوت کے بعد ایک سٹیٹس دیا گیا ہے اور ہمارے آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے۔

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وسُنَّةِ الخلفاءِ الرَّاشدين

تم پر میری سنت بھی لازم ہے اور میرے خلفاء کی سنت بھی لازم ہے۔

لہٰذا جن لوگوں کو دین میں اتنا بڑا مرتبہ دیا گیا تو ان کے بارے میں ہمارا ایک نظریہ ہونا چاہیے کہ جن کی سنت نبوت کے بعد اتنی اتھنٹک اور حتمی ہے کہ اگر اس طریقے کو اپنائیں تو رب خوش ہوتا ہے اور اس طریقے پر چلیں تو اللہ کی رضا ملتی ہے تو یقیناً ان شخصیات کے بارے میں ایک ایمان اور یقین کا معیار بھی ہونا چاہیے اس سلسلہ میں اختصار سے مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کا ایک قول بحیثیت اپنے عقیدہ کے بیان کرتے ہوئے قرآن وسنت کے دلائل پیش کریں گے۔

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ اپنے مکتوبات شریف میں ارشاد فرماتے ہیں

افضلیتِ حضرات خلفائے اربعہ بترتیبِ خلافتِ ایشانست

مکتوبات دفتر سوئم ۲ / ۳۷

چاروں خلفاء (حضرت سیدنا صدیق اکبر، حضرت سیدنا عمر فاروق، حضرت سیدنا عثمانِ غنی، حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم) کی افضلیت کی وہی ترتیب ہے جو ان کی خلافت کی ترتیب ہے

جس انداز میں ان کو خلافت ملی وہی انداز ان کی فضیلت کا ہے

اس لیے پہلے خلیفہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں تو افضلیت میں پہلا مقام بھی ان کا ہے، دوسرے خلیفہ حضرت سیدنا عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ ہیں تو فضیلت میں دوسرا مقام ان کا ہے، تیسرے خلیفہ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ ہیں تو امت میں فضیلت کا تیسرا درجہ ان کا ہے اور چوتھے خلیفہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں تو امت میں فضیلت کا چوتھا درجہ ان کا ہے۔

ترتیبِ افضلیتِ خلفاءِ اربعہ پر اہلِ حق کا اجماع

یہ پوری امت کا اتفاقی عقیدہ ہے،

آج تک پوری امت مسلمہ اس بات پر قائم ہے کہ ان خلفاء کے درمیان فضیلت کی ترتیب وہی ہے جو ربِ ذوالجلال نے ان کے درمیان خلافت کی ترتیب عطا فرمائی اور جس جس نمبر پر وہ خلیفہ ہے اسی نمبر پر ان کو اللہ تعالیٰ نے عظمتیں عطا فرمائیں ہیں۔

اجماع کا مطلب

اجماع کا مطلب یہ ہے کہ نہ صحابہ میں سے کسی نے اختلاف کیا نہ تابعین میں سے کسی نے اختلاف کیا نہ تبع تابعین میں کسی نے اختلاف کیا نہ ائمہ میں سے نہ مفسرین میں سے، نہ محدثین میں سے، نہ اولیاء میں سے، نہ قطب واغیاث میں سے کسی نے اختلاف کیا۔

ہمیشہ اس بات کو دین کا، ایمان کا حصہ سمجھا گیا کہ چاروں خلفاء عظیم ہیں مگر ان میں فضیلت کی ترتیب وہی ہے جو ترتیب ان کو خلافت کے لحاظ سے عطا کی گئی ہے۔

افضل البشر بعد از انبیاء علیہم السلام

افضل بشر بعد پیغامبران صلوات اللہ تعالیٰ وتسلیما تہ سبحانہٗ وتعالی علیهم اجمین حضرت صدیق است رضی اللہ عنہ بعد ازاں حضرت فاروق رضی اللہ عنہ (مکتوبات ربانی دفتر سوئم معرفتہ الحائق ۲/۳۷)

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

تمام انبیاء اور رسل علیھم الصلوۃ والسلام کے بعد تمام انسانوں سے افضل بشر حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں اسکے بعد حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں اس طرح کی ترتیب افضلیت کی ترتیب خلفاء راشدین کو عطا فرمائی جو ترتیب ان کی خلافت میں عطا فرمائی ہے۔

دربار رسالت اور ترتیب خلافت ومحبت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَایَجْتَمِعُ حُبُّ هٰؤُلَآءِ الْاَرْبَعَةِ اِلَّا فِیْ قَلْبِ مُؤْمِنٍ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِیٌّ

رواہ احمد فی فضائل الصحابۃ رضی اللہ عنھم (کتاب الورع ص:۹۳)

ان چاروں اصحاب کی محبت صرف مومن ہی کے دل میں جمع ہو سکتی ہے۔

یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ

اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صرف مومن ہی کے دل میں ان

چاروں اصحاب کی محبت ہوسکتی ہے ان میں سے کسی کا بغض مومن کے دل میں نہیں آسکتا۔ لہٰذا ان اصحاب کی محبت بقاء ایمان کا ذریعہ ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی محبت کا ذکر کرتے ہوئے ان اصحاب کے جس ترتیب سے نام لیے تو یہ ترتیب اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ ان خلفاء اربعہ کی فضیلت و خلافت بھی اسی ترتیب سے ہے۔

دربارِ رسالت اور ترتیب خلافت وفضیلت

مزید اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں یہ حدیث شریف ترمذی شریف میں موجود ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رَحِمَ اللّٰهُ اَبَابَكرٍ زَوَّجَنِي اِبْنَتَهٗ وحَمَلَنِيْ اِلٰى دَارِ الْهِجْرَةِ وَاعتَقَ بِلَالاً مِنْ مَالِهٖ رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَالَهٗ صَدِيْقٌ رَحِمَ اللّٰه عُثْمَانَ تَسْتَحْيِيْهِ الْمَلَائِكَةُ رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا اَللّٰهُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهٗ حَيْثُ دَارَ

ترمذی شریف ۲/۲۱۳

پہلا درجہ اور شان صدیق رضی اللہ عنہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَحِمَ اللّٰهُ اَبَابَكرٍ زَوَّجَنِيْ اِبْنَتَهٗ وَحَمَلَنِيْ اِلٰى دَارِ الْهِجْرَةِ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ ابوبکر پہ رحم کرے کہ انھوں نے اپنی بیٹی کا نکاح میرے ساتھ کر دیا۔

اس حدیث شریف کے راوی خود حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں اور سرکار علیہ السلام نے اپنے صحابہ میں سے افضل صحابہ کا تذکرہ کیا اور انکی فضیلتیں بیان کیں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لفظوں میں افضلیت کی ترتیب وہی ہے جو بعد میں خلافت

کے اندر آنے والی تھی۔

یعنی رسول اکرم ﷺ نے اپنے علم کی روشنی میں نام بھی اس انداز میں لئے ہیں کہ جس انداز میں انھوں نے منصب خلافت پہ جلوہ گر ہونا تھا۔

جس نے پہلا خلیفہ بننا تھا اس کا نام سرکار ﷺ نے پہلے لیا، جس نے دوسرے نمبر پر خلیفہ بننا تھا اس کا نام سرکار ﷺ نے دوسرے نمبر پر لیا۔ یعنی اس انداز میں آپ نے سب کے نام لئے تاکہ جو مجھ سے سنے اسے یہ اشارہ ملتا جائے کہ کس انداز میں ان کے اندر خلافت ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو کتنی عظمتیں عطا فرمائی ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں

جس وقت سرکار ﷺ نے تقریر شروع کی تو سب سے پہلا نام صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا لیا۔

آپ نے ارشاد فرمایا۔

رَحِمَ اللّٰہُ اَبَا بَکْرٍ

اللہ تعالیٰ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پہ رحم کرے

زَوَّجَنِی اِبْنَتَہٗ

انہوں نے اپنی بیٹی کی شادی میرے ساتھ کردی۔

ان کی کیا خدمات ہیں؟ یہ میرے سُسر ہیں اور اپنی بیٹی کی شادی میرے ساتھ کی ہے۔

وَحَمَلَنِیْ اِلٰی دَارِالْھِجْرَۃِ

اور مجھے کندھوں پہ بٹھا کے مدینہ شریف لے آئے

دارِ ھجرت کی طرف انھوں نے مجھے اٹھایا۔ یعنی جس وقت ساتھ قدم اٹھانا موت کو دعوت دینے کے مترادف تھا تو صرف میرے ساتھ چلے ہی نہیں بلکہ مجھے کندھوں پہ بٹھایا ہے۔ مجھے کندھوں پہ بٹھا کے دارِ ھجرت کی طرف لے گئے

وَاَعْتَقَ بِلَالًا مِّنْ مَّالِہٖ

میرے غلام حضرت بلال کو اپنے مال سے آزاد کرایا

غلاموں کے اندر میرے بلال کا بڑا مقام ہے اور جس نے اپنے پیسوں سے حضرت بلال کو خرید کر آزاد کیا وہ میرے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا پہلے تذکرہ کر کے تین صفتیں بیان کیں۔

دوسرا درجہ اور شان عمر رضی اللہ عنہ

پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

رَحِمَ اللّٰہُ عُمَرَ

اللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر رحم کرے

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ظاہری حیات میں صحابہ کرام کے بھرے مجمع میں جو ترتیب بیان فرما رہے تھے ہر بندے کو اگر تھوڑی سی بھی عقل سلیم ہو تو پتہ چلے گا کہ جب نبی علیہ السلام ایک کو پہلے ذکر کرتے ہیں پھر دوسرے کو پھر تیسرے کو پھر چوتھے کو بیان کرتے ہیں تو ہم نے اپنی طرف سے کہاں سے پیمانے بنا لیے۔

نبی علیہ السلام جانتے ہیں کہ میں نے اپنے شاگردوں کو کیا کچھ دیا ہے، میں نے ان کو کتنی ولایت دی ہے، میں نے ان کو کتنا پرہیزگار بنایا ہے اور ان کے مقام و مرتبہ کی تفصیل کیا ہے۔

پہلے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ذکر فرمایا اور پھر ارشاد فرمایا:

رَحِمَ اللّٰہُ عُمَرَ

اللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پہ رحم کرے

ان کی خدمات کیا ہیں اور انکی شان کیا ہے؟

يَقُوْلُ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا

ہمیشہ حق بولتے ہیں اگر چہ وہ کتنا ہی کڑوا کیوں نہ ہو۔

حضرت عمر کی شان ہے کہ یہ ہمیشہ حق بولتے ہیں اگر چہ وہ کڑوا ہو اسکی بڑی قیمت دینی پڑے مگر میرے عمر بولے بغیر نہیں رہ سکتے۔

تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَالَهُ صَدِيْقٌ (ترمذی شریف ۲/۲۱۳)

حق نے ان کو یہ مقام دے دیا ہے کہ ان کا اس میں کوئی ثانی نظر نہیں آتا

یہ شان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیان کر دی۔

تیسرا درجہ اور شان عثمان رضی اللہ عنہ

پھر سرکار علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔

رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ

اللہ تعالیٰ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر رحم کرے

ان کی شان کیا ہے؟

تَسْتَحْيِيْهِ الْمَلَائِكَةُ

فرشتے بھی ان کو دیکھ کے حیا کرتے ہیں

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے صحابہ کے دل پر نظر ہے اور انکے باطن کو جانتے ہیں۔

سارے صحابہ کرام میں سے افضل ترین صحابہ خلفاء اربعہ کا تذکرہ ترتیب سے فرما رہے ہیں اور صحابہ کرام کو سنا رہے ہیں کہ تم نے میرے ان خلفاء کو وہی ترتیب دینی ہے جو میں نے ان کو عطا فرمائی ہے

چوتھا درجہ اور شان علی رضی اللہ عنہ

پھر سرکار نے ارشاد فرمایا:

رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا

اللہ تعالیٰ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر رحم کرے

ان کیلئے رسول اکرم ﷺ نے دعا فرمائی۔

اَللّٰهُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهٗ حَيْثُ دَارَ (ترمذی شریف ۲/۲۱۳)

اے اللہ جہاں علی ہو حق کو بھی ادھر پھیر دے۔

اے اللہ حق کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف پھیر دے کہ جہاں علی ہو وہاں حق ہو۔ سید عالم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا تو چوتھی خلافت کا بھی اعلان کر دیا اور چوتھے نمبر پر جو فضیلت تھی اس کا بھی تذکرہ فرما دیا۔

رسول اکرم ﷺ نے خلافت کی ترتیب بھی بیان کر دی اور ساتھ افضلیت کی ترتیب بھی بیان کر دی۔ پھر ان کی شانیں بھی بیان کر دی ہیں

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خود اس کو بیان کر کے اعتراضات کا دروازہ بند کر دیا کہ کوئی یہ نہ کہے کہ پہلے خلیفہ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے اس لئے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا بیان کر دیا فرمایا: میں خود ہی اس کو بیان کر رہا ہوں اور میں نے خود ہی اس کو سنا ہے کہ میرے محبوب علیہ السلام نے اسی ترتیب کے ساتھ ہمیں گریڈ عطا فرمائے ہیں۔

تعمیر مسجد نبوی اور خلافت

حضرت سفینہ رسول اکرم ﷺ کے غلام اس کی روایت کرتے ہیں کہ جس وقت رسول اکرم ﷺ مسجد نبوی شریف بنانے لگے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سب سے پہلے نبی علیہ السلام نے خود پتھر رکھا۔ (مستدرک کی روایت میں ہے) کہ

ثُمَّ جَاءَ صِدِّيقٌ رضی اللہ عنہ بِحَجَرٍ

پھر حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پتھر لیکر آ گئے۔

فَوَضَعَهٗ

نبی علیہ السلام کے پتھر کے ساتھ انہوں نے اپنا پتھر رکھ دیا۔

ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بِحَجَرٍ

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ پتھر لیکر آ گئے

فَوَضَعَہٗ

انہوں نے بھی جا کر پتھر رکھ دیا

ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ بِحَجَرٍ

پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پتھر لیکر آ گئے

فَوَضَعَہٗ

مسجد نبوی کی بنیاد میں انہوں نے وہ پتھر رکھ دیا

اس وقت شاید حضرت علی رضی اللہ عنہ وہاں موجود نہ تھے۔ بہر حال ان تینوں حضرات کا تذکرہ حدیث صحیح میں موجود ہے۔ جب پتھر رکھے جا چکے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غیب کی خبر دی

آپ نے ارشاد فرمایا۔

هٰؤُلَاءِ وُلَاةُ الْاَمْرِ مِنْ بَعْدِیْ (مستدرک للحاکم ۳/ ۵۴۹)

یہی ترتیب میرے بعد خلافت کی ہو گی

حضرت صدیق و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کا جو پتھر رکھنا تھا اس پر سرکار نے ارشاد فرمایا۔

هٰؤُلَاءِ خُلَفَاءُ مِنْ بَعْدِیْ (الخصائص الکبری ۲/ ۱۱۴)

یہ حضرات اس طرح میرے بعد خلیفے بنیں گے۔

مسجد نبوی بناتے وقت اسلام کے سٹیٹ کی بنیاد رکھتے وقت اور اسلام کی تاسیس میں پتھر اتفاقاً ایسے نہیں رکھے گئے تھے بلکہ یہ رب کی طے شدہ حکمت پر رکھے گئے۔ دین کا بانی میں ہوں میرے بعد میرے خلیفہ یہ ہیں اور ترتیب وہ ہو گی جو ان

پتھروں کے رکھنے کی ترتیب ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافت کی ترتیب اور فضلیت کی ترتیب خود بیان کردی اور ایک ایک دن کے اندر کئی بار ایسا ہوتا رہا کہ نبی علیہ السلام جب صحابہ کا نام لیتے تھے اپنے بعد ہمیشہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کرتے تھے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کرتے تھے۔

دَخَلْتُ اَنَا وَ اَبُوْ بَکْرٍ وَّ عُمَرَ

میں داخل ہوا پھر ابوبکر داخل ہوئے پھر عمر داخل ہوئے۔

خَرَجْتُ اَنَا وَ اَبُوْ بَکْرٍ وَّ عُمَرَ

میں پہلے نکلا پھر ابوبکر نکلے اس کے بعد پھر عمر نکلے۔

یعنی یہ انداز ہمیشہ رہا۔ ہزاروں کی تعداد میں پورے ذخیرۂ حدیث میں ایسی گواہیاں موجود ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی برداشت نہیں کیا کہ کبھی جملے میں میرے صدیق کا نام بعد میں آئے۔ اپنے بعد فوراً ان کا تذکرہ کیا پھر دیگر صحابہ کا تذکرہ ترتیب سے فرماتے رہے۔

جنت کا سرٹیفکیٹ اور ترتیب خلافت

اس طرح بخاری شریف میں حدیث شریف موجود ہے جو خلفاء راشدین کی خلافت کی ترتیب پر دلالت کرتی ہے

قال ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

وَهُوَ جَالِسٌ عَلٰى بِئْرِ اَرِيْسٍ وَتَوَسَّطَ قُفَّهَا وَكَشَفَا عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّا هُمَا فِي الْبِئْرِ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بئر اریس کے کنارے پر بیٹھ کر اپنے پاؤں کنویں میں لٹکائے ہوئے تھے۔ یہاں تک کہ میں نے آکر سلام کہا

ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ
پھر میں دروازے کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔

فَجَاءَ اَبُوْ بَكْرٍ
تو حضرت ابوبکر صدیقؓ آ گئے۔

وَرَفَعَ الْبَابَ
انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا

فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا؟
میں کہا کون ہے؟

فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ
انہوں نے کہا میں ابوبکر ہوں

فَقُلْتُ عَلٰى رِسْلِكَ
میں نے کہا ٹھہرو

فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم هٰذَا اَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ
میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر آئے ہیں۔

فَقَالَ ائْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ
آپ نے فرمایا انہیں آنے کی اجازت دو اور ساتھ انکو جنت کی خوشخبری بھی سنا دو۔

فَدَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَجَلَسَ عَنْ يَمِيْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت ابوبکر صدیق اندر داخل ہوئے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں جانب بیٹھ گئے۔

فَاِذَا اِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ

پھر ایک آدمی نے دروازہ کھٹکھٹایا

فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا؟

میں پوچھا کون ہے؟

فَقَالَ عُمَر رضی اللہ عنہ

تو اس نے کہا میں عمر ہوں

فَقُلْتُ عَلٰی رِسْلِكَ

میں نے کہا ٹھہرو

میں نبی علیہ السلام کی بارگاہ میں پہنچا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

هٰذَا عُمَرُ يَسْتَأْذِنُ

عمر اندر آنے کی اجازت مانگتے ہے۔

فَقَالَ اِئْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ

آپ نے ارشاد فرمایا انکو اجازت دو اور ساتھ جنت کی بشارت بھی دے دو۔

فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ يَسَارِهٖ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بائیں جانب بیٹھ گئے۔

فَجَآءَ اِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ

پھر کسی آدمی نے دروازہ کھٹکھٹایا

فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا؟

میں نے پوچھا کون ہے؟

فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ

اس نے کہا میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہوں

فَقُلْتُ عَلٰی رِسْلِكَ

میں نے کہا ٹھہرو

فَجِئْتُ اِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقُلْتُ

میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا اور عرض کی۔

هٰذَا عُثْمَانُ يَسْتَاْذِنُ

حضرت عثمان اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں۔

فَقَالَ اِئْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ

آپ نے فرمایا انکو اندر آنے کی اجازت دو اور ساتھ جنت کی بشارت بھی دے دو۔

فَدَخَلَ فَجَلَسَ وُجَاهَهٗ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ (بخاری شریف ۱/۵۱۹)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے اور آپ کے سامنے کنویں کے کنارے پر بیٹھ گئے۔

بخاری شریف کتاب فضائل صحابہ میں حدیث نمبر (۳۶۹۵) سے پتہ چلتا ہے حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ دروازہ بند کر کے اندر کھڑے تھے جب دروازے پر دستک ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھتے تو آپ فرماتے اس کو اجازت دے دو اور جنت کی خوشخبری دے دو حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ دروازہ کھولتے تو پھر پتہ چلتا کہ باہر کون ہے یعنی اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا بھی اظہار ہے محدثین نے لکھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو علیحدہ بیٹھانے میں انکی قبر کی علیحدگی کی طرف اشارہ تھا۔

یہ حضرات جس وقت سرکار کی بارگاہ میں آرہے تھے تو سب سے پہلے سیدنا صدیق اکبر تشریف لائے اور انکو جنت کی بشارت دی گئی پھر عمر داخل ہوئے انکو بھی جنت کی بشارت دی گئی پھر حضرت عثمان داخل ہوئے تو ان کو بھی جنت کی بشارت

دی گئی تو اس ضمن میں ان صحابہ کرام کی خلافت بھی ظاہر ہو رہی تھی کہ سب سے پہلے خلیفہ کون ہوں گے پھر کون ہونگے اس کے بعد پھر کونسی شخصیت خلیفہ ہو گی۔

حق کی ادائیگی اور ترتیب خلافت

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کس کس انداز کو بیان کیا جائے؟

حضرت عمرو بن لبید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِشْتَرٰی بَکْرًا مِنْ اَعْرَابِیٍّ (الفتن ص:۲۹)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دیہاتی سے اونٹ کا بچہ خریدا

وہ سودا ادھار تھا پیسے بعد میں دینے تھے

فَاَدْ بَرَالْاَ عْرَابِیُّ

جس وقت وہ اعرابی سودا کر کے باہر نکلا۔

اونٹ کا بچہ دے گیا اور پیسے ابھی بعد میں لینے تھے۔

فَلَقِیَ عَلِیَّ ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے انکی ملاقات ہو گئی

فَقَالَ عَلِیٌّ لِلْاَ عْرَابِیِّ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس دیہاتی سے پوچھا تم سودا تو کر کے جا رہے ہو

اِنْ قَبَضَ اللّٰہُ رَسُوْلَہٗ حَقُّکَ اِلٰی مَنْ

اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کل وصال ہو گیا تو تم نے پیسے کس سے لینے ہیں؟

پیسے تمہارے ادھار ہیں اور کوئی قید نہیں کہ کب سرکار کا وصال ہو جائے۔ اگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو تم یہ پیسے کس سے وصول کرو گے۔

حضرت علی فیصلہ کروانا چاہتے تھے کہ یہ دیہاتی جا کر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ

لے۔اوپر سے تو یہ مسئلہ پیسوں کا ہو گا لیکن حقیقت میں اندر سے یہ خلافت کا فیصلہ ہو گا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں سکھایا کہ جا کر تم نبی علیہ السلام سے پوچھو۔ لہٰذا وہ دیہاتی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کہنے پر واپس نبی علیہ السلام کے پاس چلا گیا۔ جا کر اس نے سرکار سے پوچھ لیا۔

مَنْ لِیْ بِحَقِّیْ اِنْ اَتٰی عَلَیْکَ الْمَوْتُ؟

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موت کا تو کوئی پتہ نہیں لیکن اگر آپ کا وصال ہو گیا تو میرے پیسے کون دے گا اور میں کس سے وہ پیسے مانگوں

قَالَ اَبُوْ بَکْرِ الصِّدِّیْقُ لَکَ بِحَقِّکَ

تو سرکار علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جو پیسے تو نے مجھ سے لینے ہیں اگر میں کل تجھے نہ ملا تو یہ پیسے تجھے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ادا کرے گا۔

یعنی میرے بعد سب کچھ ان کے سپرد ہے تم حوصلہ رکھو۔ اگر میں تجھے نہ ملا تو میرا صدیق تمہیں پیسے دے گا۔

فَاَدْبَرَ الْاَعْرَابِیُّ

پھر یہ دیہاتی باہر نکلا

فَلَقِیَہٗ عَلِیٌّ اَیْضًا

حضرت علی رضی اللہ عنہ رستے میں بیٹھے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا

مَاقَالَ لَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم؟

بتاؤ نبی علیہ السلام نے کیا جواب دیا وہ بدو کہنے لگا:

حَقِّیْ اِلٰی اَبُوْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ

انہوں نے مجھے کہا ہے کہ اگر میں دنیا سے چلا گیا تو میرا ذمہ دار حضرت صدیق اکبر ہو گا۔

جو پیسے مجھ سے تم نے لینے تھے وہ پیسے ابو بکر صدیق تم کو ادا کرے گا

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یقین ہو گیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نمبر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ہے مگر پھر بھی وضاحت چاہی

فَإِنْ اَبَا بَكْرٍ يَمُوْتُ

ہو سکتا ہے تمہارے پیسے دینے سے پہلے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا بھی وصال ہو جائے تو پھر تمہارے پیسے کون دے گا۔

فَرَجَعَ الْاَعْرَابِيُّ

وہ دیہاتی واپس لوٹا اور کہا

يَا رَسُوْلَ صلی اللہ علیہ وسلم اِنْ مَاتَ اَبُوْ بَكْرٍ فَاِلٰى مَنْ حَقِّيْ؟

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر حضرت ابو بکر صدیق میرے پیسے دیئے بغیر فوت ہو جائیں

تو پھر میں اپنا حق کس سے مانگوں

جس وقت سائل نے یہ سوال کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

اِلٰى عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ

اگر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پیسے دینے سے پہلے فوت ہو جائیں تو پھر دوسرے نمبر پر یہ پیسے میرے عمر سے مانگنا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تمہیں وہ پیسے دیں گے۔

فَاَدْبَرَ الْاَعْرَابِيُّ

وہ دیہاتی دربار رسالت سے باہر نکلا

فَلَقِيَهٗ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ ان سے ملے اور کہا

مَا قَالَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم؟

بتاؤ نبی علیہ السلام نے کیا جواب دیا۔ اس نے کہا

حَقِی اِلیٰ عُمَرَ

رسول اکرم ﷺ نے مجھے بتایا ہے کہ اگر میرے صدیق دنیا سے چلے جائیں تو تمہارے پیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ادا کریں گے

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فیصلے کا پتہ چل گیا کہ

دوسرا نمبر اس امت کے اندر خلافت کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہے

در پردہ سرکار نے سب کچھ حل فرما دیا۔ پیسوں کا تو کوئی معاملہ نہیں تھا۔ بتا سکتے تھے کہ ابو بکر تمہیں دے کے جائیں گے یہ سب کچھ ہو سکتا تھا مگر پیسوں کا معاملہ مبہم رکھ کے **Between line** خلافت کا فیصلہ سنا دیا۔

جس وقت اس اعرابی نے حضرت علی کو خبر دی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا

فَاِنْ عُمَرَ یَمُوْتُ

اگر حضرت عمر فوت ہو جائیں اور پیسے تمہارے پھر بھی باقی ہوں تو پھر وہ پیسے کون دے گا جاؤ یہ پوچھ کے آؤ۔

وہ سادہ دیہاتی تھا چلا گیا۔

قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فَاِنْ عمر یَمُوْتُ مَمَنْ لِیْ بِہٖ؟

اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اگر حضرت عمر فوت ہو گئے تو میں پیسے کس سے مانگوں گا

قربان جائیں نگاہ نبوت پہ سرکار نے ارشاد فرمایا۔

حَقُّكَ اِلیٰ عُثْمَانَ

اگر تمہارا حق دینے سے پہلے حضرت عمر فوت ہو گئے تو گھبرانے کی کوئی بات نہیں وہ پیسے حضرت عثمان غنی ادا کریں گے۔ بعد میں تیسرے نمبر پر میرا عثمان ذمہ دار ہے۔

فَاَدْبَرَ الْاَعْرَابِیُّ

بدو باہر نکلا

فَلَقِیَہٗ عَلِیٌّ رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ انتظار میں بیٹھے تھے اور کہا

مَا قَالَ لَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم ؟

اے دیہاتی مجھے بتاؤ نبی علیہ اسلام نے کس کا نام لیا ہے

اس دیہاتی نے کہا کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے

حَقِّیْ اِلیٰ عُثْمَانَ

اگر عمر فوت ہو گئے تو پھر تم نے پیسے حضرت عثمان غنی سے لینے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر ایک بار جاؤ ہو سکتا ہے حضرت عثمان بھی فوت ہو جائیں اور تمہارے پیسے ابھی تک ادا نہ ہوئے ہوں تو پھر کون ادا کرے گا۔

فَرَجَعَ الاَعْرَابِیُّ

وہ دیہاتی نبی علیہ السلام کی بارگاہ میں لوٹا اور جا کر کہا

فَاِنْ عُثْمَانَ یَمُوْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاِلیٰ مَنْ حَقِّیْ؟

اگر عثمان کا بھی وصال ہو جائے تو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پیسے کون دے گا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دریائے رحمت جوش پر ہے یہ نہیں فرمایا کہ ایک بار پوچھ لو جو کچھ تم نے پوچھنا ہے بار بار آ جاتے ہو۔نہیں، نہیں!

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا

دریا بہا دیئے ہیں در بے بہا دیئے ہیں

وہ مانگنے والا پیسوں کی بات کر رہا تھا لیکن سرکار ساتھ ساتھ خلافت بھی بتا رہے تھے اب جس وقت وہ آیا اور کہا کہ اگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فوت ہو جائیں تو پھر میں نے اپنا حق کس سے مانگنا ہے

اب دیکھنا ہمارے نبی علیہ السلام کا کتنا وسیع علم ہے
پہلے تینوں کے نام لئے اب کیا کہا

قَالَ فَالَّذِیْ اَرْسَلَکَ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر عثمان فوت ہو جائیں تو پھر تم نے پیسے اس سے مانگنے ہیں جو تجھے بھیج رہا ہے۔

آپ نے فرمایا وہی جو تجھے بھیجتا ہے اسی سے اپنا حق وصول کر لینا۔ کیونکہ سرکار جانتے ہیں کہ دور بیٹھ کے اس اعرابی کو کون بھیج رہا ہے اور فیصلہ کون سننا چاہتا ہے۔ میرے محبوب علیہ السلام نے کتنے پیارے لفظ بولے

فَالَّذِیْ اَرْسَلَکَ الفتن للامام نعیم بن حماد المروزی:۶۹

اس سے تم نے مانگنے ہیں جو تمہیں بھیجتا ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافت کی ترتیب بیان کر دی اور ساتھ فضیلت بھی بیان کر دی۔ میرے محبوب علیہ السلام نے کوئی چیز نہیں چھوڑی تھی۔ اس واسطے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اے میرے صحابہ میں تمہیں وہ دین دے کے جا رہا ہوں، وہ ملت دے کے جا رہا ہوں جس کی رات بھی یوں روشن ہے جیسے دن روشن ہوتا ہے میں نے اسکی رات کو بھی روشن کر دیا ہے۔ یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات کے اندر ایک ترتیب ہے۔

ہمارا بتقاضاءِ عشقِ رسالت جو عقیدہ ہونا چاہیے وہ یہ ہونا چاہیے کہ جو ترتیب ان خلفاء میں ہمارے محبوب علیہ السلام نے رکھی ہے ہم آخری دم تک کسی پروپیگنڈے سے متاثر نہیں ہونگے اور اسی ترتیب پر یقین رکھیں گے جو ترتیب خود آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے یاروں کو عطا فرمائی ہے۔

صحابہ کرام کی نظر میں ترتیب خلافت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَيٌّ اَبُوْبَكْرٍ وَّ عُمَرُ وَعُثْمَانُ رضی اللہ عنہ

(ترمذی ۲/۲۱۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی علیہ السلام ابھی ظاہری حیات میں تھے اس وقت کی بات ہے کہ ہم بولتے وقت کیا ترتیب رکھتے تھے، ہمارا عقیدہ کیا ہوتا تھا۔ صحابہ کرام کے نام ہم کیسے لیتے تھے۔

كُنَّا نَقُوْلُ

ہم کہا کرتے تھے

وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَيٌّ

حالانکہ نبی علیہ السلام سامنے ہوتے تھے

سرکار کے سامنے ہم جس وقت ان عظیم لوگوں کا ذکر کیا کرتے تھے تو ہم کیا کہتے تھے

اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ

ہم یہ ترکیب رکھتے تھے

جب بھی سرکار نے انکا نام لینا ہوتا تھا، ان کا تذکرہ کرنا ہوتا تھا ہمارا یہ پکا یقین تھا کبھی بھی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے پہلے کسی کا نام نہیں لیتے تھے۔ پہلے نمبر پر ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے تھے پھر عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے پھر عثمان رضی اللہ عنہ کہتے تھے۔

اس انداز میں سرکار نے محاورہ دیا ہوا تھا کہ یہ میرے خلفاء کی ترتیب ہے۔ تاکہ لوگوں کو پتہ چل جائے کہ آپ اللہ کے اذن سے اتنا غیب کا علم رکھتے ہیں آپ نے ہر خبر کے اندر واضح کر دیا تھا کہ پہلے کس نے فوت ہونا ہے، دوسرے نمبر پہ کس نے فوت ہونا ہے، تیسرے نمبر پہ کس نے فوت ہونا ہے اور چوتھے نمبر پہ کس نے فوت ہونا ہے۔

ایسا نہیں کیا کہ جس نے چوتھے نمبر پہ فوت ہونا ہو خلیفہ اس کو پہلے بنا دیا جائے جن کی وفات کا وقت پہلے تھا اور ازل سے انکی عظمت طے شدہ تھی تو سرکار نے خلافت کا نمبر بھی ان کو پہلے عطا فرمایا ہے۔

میں یہ بار بار اس لئے بیان کر رہا ہوں کہ آج کوئی کہتا ہے کہ میرا عشق یہ ہے کہ میں فلاں کو پہلا نمبر دوں گا۔ اسکو چاہیے کہ وہ اپنا عشق اپنے پاس رکھے ہمیں وہ عشق چاہیے جو نبی علیہ السلام نے دیا ہے محبوب علیہ السلام سے زیادہ کسی کی صلاحیتوں کو کون جانتا ہے اور سب سے بڑا عہدہ سرکار نے جو خود دیا وہ تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا مصلیٰ تھا۔ اپنی ظاہری حیات میں مصلے پر کھڑا کس کو کیا؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ دونوں کو فرمایا

مُرُوْ اَبَابَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاس

جاؤ ابو بکر صدیق سے کہو میرے مصلیٰ پہ کھڑے ہو کر لوگوں کو جماعت کرائیں

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نہ میں بیمار تھا نہ میں غیر حاضر تھا۔ میں پاس بھی تھا حاضر بھی تھا۔ اگر میرا حق ہوتا تو سرکار مجھے فرماتے مگر مجھے پیغام دیا کہ تم جا کر کہو تا کہ کل قیامت کے دن گواہی بھی تم ہی دو کہ میں خود ان کو پیغام دینے گیا تھا۔

کوفہ میں کچھ لوگوں نے جب اعتراض کیا کہ اے علی! تم ساری زندگی ڈرتے رہے اور چوتھے نمبر کا انتظار کرتے رہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ڈر کے انتظار نہیں کیا

میں ڈرا نہیں تھا بلکہ میں اتنا بہادر تھا کہ میں چادر کھینچ کر سب کو منبر سے نیچے اتار سکتا تھا۔ میں مسند خلافت سے سب کو اتار سکتا تھا مجھ میں اتنی پاور تھی لیکن میں مطمئن ہوں کہ ان کا خادم بن کے رہا۔ کیوں؟

اس واسطے کہ اللہ کے نبی علیہ السلام نے جس کو ہمارے دین کا لیڈر بنایا ہم

نے اسے اپنی دنیا کا لیڈر مان لیا۔ مصلیٰ دین کا تھا وہ بڑا مسئلہ تھا جب نبی علیہ السلام نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو مصلیٰ دیا ہے تو ہم سمجھ گئے کہ خلافت بھی ان کی ہے۔ اس بنیاد پر حضرت علی رضی اللہ عنہ وضاحتیں کرتے رہے اور صحابہ کرام کے ذکر کرنے میں بھی یہ ترتیب موجود تھی، جو ترتیب سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ان کا نام لیتے ہوئے اختیار فرماتے تھے۔

ترتیب خلافت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی نظر میں

حضرت امیر معاویہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے درمیان نبی علیہ السلام کے چچازاد بھائی، حبر الامۃ اور ترجمان قرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور یہ بڑا نایاب حوالہ ہے معجم کبیر میں موجود ہے۔ حضرت سعید بن عاص کو حضرت امیر معاویہ کہنے لگے کہ آج میں ابن عباس سے کچھ ایسے سوال کروں گا ہو سکتا وہ لاجواب ہو جائیں۔

چونکہ ابن عباس علم میں مشہور تھے اور عمر چھوٹی تھی مگر علم بڑا جوانی پر تھا اور کبار صحابہ یعنی جب عشرہ مبشرہ میں سے شوریٰ کی میٹنگ ہوتی تو انکو آگے بٹھایا جاتا تھا حالانکہ یہ چھوٹے تھے، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے یہ بات کہہ بھی دی کہ اے عمر فاروق میٹنگ میں اس ابن عباس کو ہم سے آگے بٹھاتے ہو حالانکہ ہمارے پوتے بھی اس سے بڑے ہیں تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا نبی علیہ السلام سے جو رشتہ ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کو جو اللہ نے عقل دی ہے اس بنیاد پر میں اسکو بڑوں سے بھی آگے بٹھاتا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے سوال کیے اور ترتیب دیکھنا اور پھر جواب دیکھنا۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے:

مَاتَقُوْلُ فِیْ اَبِیْ بَکْرٍ؟ (معجم الکبیر ۱۰/۲۴۰_۲۳۹_۲۳۸)

ابن عباس تم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کیا سمجھتے ہو اس بارے میں اپنا عقیدہ بیان کرو۔

مفسر بارگاہِ رسول سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔

مَاتَقُوْلُ فِیْ اَبِیْ بَکْرٍ؟

ابوبکر کون ہیں؟ ان کے بارے میں تمہارا نظریہ کیا ہے۔

قربان جائیں یہ کتنا خوبصورت خطبہ ہے، وہی انداز جو نبی علیہ السلام کا تھا وہی انداز عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بھی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے تقریر شروع کی۔

کہنے لگے:

رَحِمَ اللّٰہُ اَبَابَکْرٍ

اللہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر رحم کرے۔

کَانَ وَاللّٰہِ لِلْقُرْآنِ تَالِیًا

خدا کی قسم: جب وہ قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے تو کمال کرتے تھے۔

یہ الفاظ سننا کہ صحابی خلفاءِ راشدین کو خراجِ تحسین پیش کر رہے ہیں، ہر ایک کے لیے جو بیان کریں گے اور تم اپنے دل کو دیکھو گے تو لگے گا کہ ہو بہو اللہ نے وہ چمک ہمارے دلوں کو عطا فرمائی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ایک معیار ہے وہ کوئی گڑ بڑ نہیں ہونے

دیں گے، ڈنڈی نہیں ماریں گے۔ ہر ایک کی جو شان ہے اسکو وہ بیان کریں گے۔

چونکہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا پہلا نمبر ہے تو ان سے بات شروع کر لی۔

کہنے لگے:

كَانَ وَاللّٰهِ لِلْقُرْآنِ تَالِيًا

خدا کی قسم قرآن کی تلاوت کرنے والے تھے۔

وَعَنِ الْمَيْلِ نَائِيًا

"اور راہِ حق سے بھٹک جانے سے بہت دور تھے۔"

کبھی بھی راہِ حق سے بھٹکتے نہیں تھے۔

وَعَنِ الْفَحْشَاءِ سَاهِيًا

اور ہر گندی خصلت سے دور تھے۔

انکے کردار میں کوئی بھی بری بات موجود نہیں تھی۔

وَعَنِ الْمُنْكَرِ نَاهِيًا

اور بری باتوں سے لوگوں کو بھی روکتے تھے۔

خود بھی بری باتوں سے دور تھے اور لوگوں کو بھی ان سے دور رکھتے تھے۔

وَبِدِيْنِهٖ عَارِفًا

اور اپنے دین کے بہت بڑے عارف تھے۔

ایک وہ عارف کہ جسے میں کہوں کہ یہ عارفِ کامل ہے، ایک وہ عارف، کہ جسے داتا صاحب کہیں کہ یہ عارف کامل ہے اور ایک وہ عارف کہ جسے عبداللہ بن عباس کہیں کہ یہ عارفِ کامل ہے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بارے میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ کہا اور یہ عبداللہ بن عباس کی خطابت ہے کہ کس طرح مُقَفّٰہ مُسَجّٰع بولتے جارہے ہیں۔

وَبِدِيْنِهٖ عَارِفًا

دین کے بڑے عارف تھے۔

وَمِنَ اللّٰهِ خَائِفًا

اللہ سے بڑا ڈرتے تھے۔

وَعَنِ الْمُهْلِكَاتِ جَانِفًا

اور ہر وہ گناہ جو ھلاکت میں ڈالنے والا ہو اس سے پہلو تہی کرنے والے تھے، دور رہنے والے تھے۔

وَبِاللَّيْلِ قَائِمًا

انکی راتیں قیام میں گزر جاتی تھیں۔

وَبِالنَّهَارِ صَائِمًا

اور دن روز میں گزر جاتا تھا۔

یہ امیر المؤمنین، خلیفۃ الرسول بلا فصل کی شان سنیے۔

وَمِنْ دُنْيَاهُ سَالِمًا

اور آخری دم تک دنیا سے بچ کر رہے ہیں، دنیا کو قریب نہیں بھٹکنے دیا۔

وَمِنْ دُنْيَاهُ سَالِمًا

دنیا سے سالم رہے۔

وَعَلٰى عَدَلِ الْبَرِيَّةِ عَازِمًا

ساری زندگی عدالت کرتے رہے۔

وَبِالْمَعْرُوْفِ اٰمِرًا

ساری زندگی اچھائی کا حکم دیتے رہے۔

وَاِلَيۡهِ صَابِرًا

اور ساری زندگی حق کہہ کر صبر کرتے رہے۔

یعنی یہ نہیں کہ صبح کچھ کہیں شام کو بدل جائیں، انہوں نے جو کہا ہے روح کو نکل گئی لیکن اس سے پیچھے نہیں ہٹے اور دین کے معاملہ میں سخت سے سخت وقت میں بھی صبر پر کاربند رہے اور صبر پہ قائم رہے۔

وَفِی الۡاَحۡوَالِ شَاكِرًا

اور ہر حال میں شکر کرتے رہے۔

اگر نبی علیہ اسلام کے پہلو میں دائیں طرف بیٹھے ہوں تو پھر بھی صبر کیا ہے اور اگر بدر کے مقام پر سرکار ﷺ کے خیمے کے باہر تیروں کے سامنے سینہ تان کر کھڑے ہوں تو پھر بھی شکر کیا ہے۔

ہر حال میں شکر کیا ہے مکہ شریف کے اندر موجود ہوں پھر بھی، غار کے اندر موجود ہوں پھر بھی شکر کیا۔ مشکل سے مشکل وقت میں اللہ سے شکایت نہیں کی، کہ تیرا کلمہ پڑھا تھا تو نے کس مصیبت میں مجھے ڈال دیا ہے۔ ابن عباس کہتے ہیں، نہیں! حضرت ابوبکر صدیق کا اتنا کھلا سینہ تھا کہ

وَفِی الۡاَحۡوَالِ شَاكِرًا

وہ ہر ہر حال میں رب کا شکر ادا کرنے والے تھے۔

وَلِنَفۡسِهٖ بِالۡمَصَالِحِ قَاهِرًا

جب حق کے لیے جان رگڑنے کی ضرورت ہوتی تھی تو صدیق اپنی جان رگڑ رگڑ کے حق کے لیے قربان کرتے تھے۔ یعنی اپنے اوپر جبر کرتے تھے، حق کی خاطر اپنے آپ کو مشقتوں میں ڈالتے تھے۔

فَاقَ وَرَاقَ اَصۡحَابَهٗ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سارے صحابہ میں سے جنکو فوقیت ملی وہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں۔

فَاقَ وَرَاقَ

''فَاقَ'' کا مطلب فوقیت ہے اور ''راق'' کا مطلب ترقی ہے۔

یعنی سارے صحابہ میں انکے پائے کا کوئی نہیں سب میں فوقیت اور مرتبہ کے لحاظ سے اونچا مقام انکا ہے۔

وَرْعًا وَّ کِفَافًا

پرہیز گاری میں بھی پہلا نمبر ان کا ہے۔

اور ناجائز کاموں سے رک کے رہنے کو دیکھو تو پہلا نمبر ان کا ہے۔

وَزُھْدًا وَّعِفَافًا

اگر عبادت میں دیکھو تو پہلا نمبر ان کا ہے۔

اگر پاک دامنی دیکھو تو پہلا نمبر ان کا ہے۔

وَبِرًّا

نیکی میں بھی پہلا نمبر ان کا ہے۔

وَحَیَاطَۃً

دین میں احتیاط کے لحاظ سے بھی پہلا نمبر ان کا ہے۔

وَزُھَادَۃً

زھد میں بھی پہلا نمبر ان کا ہے۔

وَکِفَایَۃً

دین کے معاملات میں کفایت دیکھو تو پہلا نمبر ان کا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے پہلا خطبہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

کے بارے میں ختم کیا تو آخری جملہ کیا بولا۔

فرمانے لگے۔

فَاَعْقَبَ اللّٰہُ مَنْ ثَلَبَہٗ اللَّعَائِنَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ

جو شخص حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی غیبت کرے قیامت تک اُس پر اللہ کی لعنتیں ہوں۔

جو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عیب ڈھونڈھے یا تنقیص کرے یا تنقید کرے تو اُس شخص پر لعنتیں ہوں۔ اسواسطے کہ یہ اتنا عظیم انسان ہے کسی مومن کی زبان کو زیب نہیں دیتا کہ ان کے خلاف بولے۔ ان کو اللہ نے اس امت میں ہر لحاظ سے پہلا نمبر عطا فرمایا ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی شان

قَالَ مُعَاوِیَۃُ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا۔

فَمَا تَقُوْلُ فِیْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ؟

ابن عباس رضی اللہ عنہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو تم کیا سمجھتے ہو۔

وہ عبداللہ بن عباس جن کو گھٹی نبی علیہ السلام نے لگائی اور جن کے سینے میں علم سرکار علیہ السلام نے رکھے اور پھر صحابہ کرام میں علم کے لحاظ سے اتنا مرتبہ ملا۔ وہ ابن عباس سارے دین کو سامنے رکھ کر اپنے نظریات کا اظہار کر رہے ہیں۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمانے لگے۔

رَحِمَ اللّٰہُ اَبَا حَفْصٍ

ابو حفص پہ اللہ تعالیٰ رحم کرے۔

ابو حفص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے۔

كَانَ وَاللّٰهِ حَلِيْفَ الْاِسْلَامِ

خدا کی قسم وہ تو اسلام کے حلیف تھے۔

(حلیف یعنی معاہدہ کرنے والا) تو حضرت ابن عباس فرمانے لگے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام کے حلیف تھے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ اسلام کو ضرورت پڑے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نہ اُٹھے ہوں، اسلام کی عظمت کیلیے حلف اُٹھا رکھا تھا، آخری وقت تک اسلام پر پہرہ دیا ہے۔

پھر فرمایا

مَأْوَى الْاَيْتَامِ

یتیموں کا ملجاء وماویٰ تھے۔

ساری رات جاگ کے رعایا کے گھروں کی خدمت کرتے تھے۔ اپنی پشت پہ بوریاں اُٹھا کے لوگوں کو کھانا پکا کے دیتے تھے۔

آپ کے غلام اسلم کہتے ہیں کہ ایک رات ایک گھر میں جب بچے رو رہے تھے تو امیر المؤمنین نے رات کو بوری میں سب کچھ ڈال کے جب بوری اُٹھائی تو میں نے کہا میں خادم ہوں مجھے اُٹھانے دو تو آپ نے فرمایا خلیفہ تم نہیں خلیفہ میں ہوں، کل قیامت کے دن مجھ سے پوچھا جائے گا۔

حضرت اسلم آپ کے غلام کہتے ہیں کہ جس وقت حضرت عمر چولھے میں پھونک مارتے تھے تو دھواں گھنی داڑھی سے باہر نکلتا ہوا دکھائی دیتا تھا۔ کھانا پکا کر سامنے رکھ کر چھپ گئے۔ سامنے رہوں گا تو بچے مجھ سے ڈرتے رہیں گے۔ میں نے ان کو روتے ہوئے دیکھا ہے۔ تو اُس وقت تک میں نہیں جاؤں گا، جب تک یہ ہنسیں گے نہیں۔

دیوار کے پیچھے چھپ کے دیکھتے رہے جب یتیموں نے کھانا کھا کے مسکراہٹ ظاہر کی تو امیر المؤمنین نے کہا میری خدمت پوری ہوگئی ہے۔

پھر ابن عباس نے فرمایا:

وَمَحَلَّ الْإِيْمَانِ

جس نے ایمان کا کاشانہ دیکھنا ہوا سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زیارت کرنی چاہیے۔

وَمَلَا ذَالضُّعَفَاءِ

وہ کمزور لوگوں کی جائے پناہ ہیں۔

وَمَعْقَلَ الْحُنَفَاءِ

حق پرستوں کا اڈہ ہیں۔

وَلِلْخَلْقِ حِصْنًا

اور مخلوق کیلئے قلعہ ہیں۔

وَلِلنَّاسِ عَوْنًا

لوگوں کیلئے اللہ تعالیٰ کی مدد ہیں، اُن کا نام ہی مدد ہے۔ اللہ کی طرف سے کتنے بڑے مددگار ہیں۔

قَامَ لِحَقِّ اللّٰهِ صَابِرًا وَمُحْتَسِبًا

ساری زندگی حق پر طلب ثواب کیلئے پہرہ دیا ہے۔ اور صبر کرتے رہے۔

حَتّٰى اَظْهَرَ اللّٰهُ بِهِ الدِّيْنَ

ان کے صدقے اللہ تعالیٰ نے دین کو شان دی ہے۔

وَفَتَحَ الدِّيَار

اللہ نے اُن کے صدقے شہروں کو فتح کیا ہے۔

وَذَكَرَ اللّٰهَ فِي الْاَقْطَارِ وَالْمَنَاهِلِ

اور انہوں نے دنیا کے کونے کونے میں اللہ کی توحید کے جھنڈے گاڑھے ہیں۔

وَعَلَى التَّلَالِ

ٹیلوں پر چڑھ کے اللہ کا ذکر کیا ہے۔

وَفِی الضَّوَاحِی

بستیوں میں جا کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا ہے۔

وَالْبِقَاعِ

اور مختلف جگہوں میں جا کر اللہ کا ذکر کیا۔

عِنْدَ الْخِنَاءِ وَقُوْرًا

مصیبتوں کے وقت یہ مرجھانے والے نہیں ہیں۔ پھر بھی بارعب نظر آتے ہیں۔

وَفِی الرَّخَاءِ وَالشِّدَّةِ شَکُوْرًا

اللہ کی طرف نعمتوں کے برسنے کے وقت اللہ کا شکر ادا کرتے رہتے ہیں۔

انسان پر دو حالتیں ہیں ایک خوشی کی حالت اور ایک غمی کی حالت ہے۔

اگر مصیبتیں آ جائیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا رعب اور وقار ختم نہیں ہوتا اور اگر اللہ کی طرف سے خوشحالی آ جائے تو پھر بھی رب کو بھول نہیں جاتے بلکہ اللہ کا شکر ادا کرتے رہتے ہیں۔

وَلِلّٰہِ فِیْ کُلِّ وَقْتٍ وَاٰنَاءٍ ذَکُوْرًا

ہر وقت ہر گھڑی اللہ کا ذکر کرنے والے ہیں۔

ان کیلئے آخری جملہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں۔

اَعْقَبَ اللّٰہُ مَنْ تَنَقَّصَہٗ اللَّعْنَۃَ اِلٰی یَوْمِ الْحَسْرَۃِ

جو بندہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں نقص نکالے ان کے اندر کسی نقصان کی نشاندہی کرے ان کے عیب نکالنے کی جو کوشش کرے اُس پر قیامت تک اللہ کی لعنت ہو، جس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کیلئے اپنی زبان کھولی وہ بندہ بچ نہیں سکے گا قیامت تک اُس پر اللہ کی لعنت ہوتی رہے گی۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی شان

قَالَ مُعَاوِيَةُ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا

مَاتَقُوْلُ فِيْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ؟

اے ابن عباس ذرا یہ بتاؤ عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شان کیا ہے۔

قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ اَبَاعَمْرٍو

اللہ تعالیٰ حضرت ابوعمر یعنی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ پر رحم کرے۔

كَانَ وَاللّٰهِ اَكْرَمَ الْحَفَدَةِ

خدا کی قسم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شان وہ ہے جو کسی کے بیٹے کی شان نہیں ہے۔

وَاَفْضَلَ الْبَرَرَةِ

اور نیکوں میں سے نیک تھے اور پرہیز گاروں میں سے افضل تھے۔

وَاَصْبَرَ الْقُرَّاءِ هَجَادًا بِالْاَسْحَارِ

تہجد میں سب سے زیادہ قرآن پڑھنے والے ہیں۔

كَثِيْرَ الدُّمُوْعِ عِنْدَ ذِكْرِ اللّٰهِ

اللہ کا ذکر کرتے وقت آنکھوں سے اتنے کثیر آنسو ٹپکتے ہیں کہ اتنے اور کسی کی آنکھوں سے نہیں ٹپکتے

دَائِمَ الْفِكْرِ فِيْمَا يَعْنِيْهِ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ

دن اور رات کے ہر وقت میں فکر کے اندر رہنے والے ہیں۔

نَهَّاضًا اِلٰى كُلِّ مَكْرُمَةٍ

جب بھی کہیں نیکیوں کا مقابلہ کرایا جائے جو دوڑ کے ہر نیکی کی طرف چلے

اُسے عثمان کہا جاتا ہے۔

''نَہَّاضًا'' کا معنیٰ ہے بہت زیادہ اٹھنے والا

کیونکہ جس وقت اعلان ہوتا تھا کہ فنڈ اکٹھا کرو تو یہ فوراً اٹھتے تھے کہیں سو اونٹ پیش کر رہے ہیں، کہیں ہزاروں دینار پیش کر رہے ہیں، ابن عباس کہنے لگے۔

بہت زیادہ اٹھنے والے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔

سَعَّاءً اِلٰی کُلِّ مُنْجِیَۃٍ

نجات والے کام میں سب سے زیادہ دوڑ لگانے والے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے۔

وَفِرَارًا مِّنْ کُلِّ مُوْبِقَۃٍ

ہر گناہ سے دور رہنے والے

وَصَاحِبَ الْجَیْشِ وَالْبِئْرِ

لشکر اور کنوے کے مالک تھے۔

یہ اشارہ اسطرف ہے کہ مدینہ میں میٹھے پانی کا ایک ہی کنواں تھا یہودی پینے نہیں دیتا تھا جس نے اپنی جیب سے پیسے دیکر کنواں خرید کے مسلمانوں کو دیا وہ عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں اور جس وقت تبوک جانا تھا ہزاروں دیناروں کی ضرورت تھی اُس وقت جس نے سرکار علیہ السلام کی جھولی ہزاروں دیناروں سے بھر دی اُس کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہا جاتا ہے۔

وَخَتَنَ الْمُصْطَفٰی صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰی اِبْنَتَیْہِ

پوری کائنات میں ایک ریکارڈ کا آدمی، جو صفت کسی انسان کو دنیا میں نہیں ملی وہ یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو بیٹیوں کے شوہر ہیں، پوری تاریخ میں کوئی انسان ایسا نہیں ہے کہ جس ایک بندے کے عقد نکاح میں پیغمبر کی دو صاحبزادیاں یکے بعد دیگرے آئی ہوں اور پھر پیغمبر بھی وہ جو سارے

پیغمبروں کے سردار ہیں۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داماد ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ آخری جملہ بولتے ہیں۔

فَاَعْقَبَ اللّٰهُ مَنْ سَبَّهٗ النَّدَامَةَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

جو بندہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو گالی دے قیامت تک وہ بندہ شرمندہ رہے گا قیامت تک اُس کو ندامت رہے گی، وہ خائب وخاسر ہو جائے گا۔

اسواسطے کہ جس کو نبی علیہ السلام نے اپنی دو صاحبزادیوں کا رشتہ دیا ہو وہ معمولی انسان تو نہیں ہوتا۔ لہٰذا کون ہے جو آپ پر تنقید کرے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ آزمائش کے زمانہ کے گزر جانے کے بعد بتا رہے ہیں جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہو چکے تھے اور باغیوں کی طرف سے اعتراضات کی بچھاڑ ہو چکی تھی تو ایسی حالت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اپنا عقیدہ بیان کر رہے تھے کہ مومن کیلئے ضروری ہے کہ اُسکا ایمان تب بچے گا جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو عیوب سے مبرّا سمجھے گا اور سرکار علیہ السلام کی دی ہوئی فضیلتوں کا مالک سمجھے گا۔

حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کی شان

قَالَ مُعَاوِيَةُ

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے۔

مَاتَقُوْلُ فِيْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رضی الله عنه؟

اے ابن عباس رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں تم کیا کہتے ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی تقریر شروع ہوگئی۔

رَحِمَ اللّٰهُ اَبَاالْحَسَنَ

اللہ تعالیٰ حضرت ابوحسن پہ رحم کرے۔

كَانَ وَاللّٰهِ عَلَمَ الْهُدٰى

خدا کی قسم وہ تو حق کا جھنڈا تھے۔

ہر ایک صحابی کی شان کو ماننا اسلام کا وقار ہے اور کسی کے بارے میں بخل نہیں ہونا چاہیے، جو شانیں اُن کی دی گئی ہیں اُس درجہ کے لحاظ سے اُن پر پورا یقین ہونا چاہیے۔

وَكَهْفَ التُّقٰى

اور پرہیز گاری کی نماز تھے۔

وَمَحَلَّ الْحِجَا

اور عقل کا محل تھے۔

وَطَوْدًا النُّهٰى

ذہانت کا پہاڑ تھے۔

وَنُوْرَالسُّرٰى فِي ظُلَمِ الدُّجٰى

وہ اندھیرے راستوں میں رات چلنے کی روشنی تھے۔

وَدَاعِيَةً اِلَى الْمُحَجَّةِ الْعُظْمٰى

اور سب سے سیدھے راستے کے علمبردار تھے۔

عَالِمًا بِمَا فِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى

پہلی کتابوں میں جو کچھ اترا تھا وہ اُس کے بھی عالم تھے۔

وَقَائِمًا بِالتَّأْوِيْلِ وَالذِّكْرٰى

اور ہر وقت قرآن مجید کی تاویل وتفسیر پڑھتے رہتے تھے۔

مُتَعَلِّقًا بِاَسْبَابِ الْهُدٰى

ہر وقت انہوں نے ہدایت کا جھنڈا اپنے ہاتھ میں رکھا ہوا تھا

وَتَارِكًا لِلْجَوْرِ وَالْاَذٰی

ساری زندگی ظلم سے اپنے آپ کو روک کے رکھا

وَحَائِدًا عَنْ طُرُقَاتِ الرَّدٰی

کمینگی کی راہوں سے بچ کے رہے

وَخَیْرَ مَنْ اٰمَنَ وَالتَّقٰی

جتنے بھی ایمان لائے اور متقی ہوئے ان سب میں سے ان کو اللہ نے خیر کا مرتبہ عطا فرمایا

وَسَیِّدَ مَنْ تَقَمَّصَ وَارْتَدٰی

قمیص اور تہبند باندھنے والوں میں سے ان کو شان عطا فرمائی ہے

سب لباس پہننے والوں میں سے یہ افضل ہیں

وَاَفْضَلَ مَنْ حَجَّ وَسَعٰی

حج کرنے والے اور سعی کرنے والوں میں سے افضل ہیں

وَاَسْمَحَ مَنْ عَدَلَ وَسَوّٰی

عدل کرنے والوں میں سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں

وَاَخْطَبَ اَهْلَ الدُّنْیَا اِلَّا الْاَنْبِیَاءِ

انبیاء ورسل کے بعد پوری دنیا کے خطیب اعظم ہیں

وَصَاحِبَ الْقِبْلَتَیْنِ

دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے والے پرانے نمازی ہیں

فَهَلْ یُوَازِیْهِ مُوَحِّدٌ

تو کیا بعد والوں میں سے ان جیسا کوئی موحد ہو سکتا ہے

وَزَوْجُ خَيْرِ النِّسَآءِ

وہ سیدہ فاطمہ جن کو اللہ تعالیٰ نے خیر النساء کہا ہے۔اس خیر النساء کے یہ زوج ہیں

وَاَبُوْ السِّبْطَیْنِ

اور حسن اور حسین کے والد محترم ہیں

وَلَمْ تَرَعَیْنِیْ مِثْلَہٗ

میری آنکھ نے ان جیسا کوئی نہیں دیکھا۔

وَلَا تَرٰی حَتّٰی الْقِیَامَةِ وَاللِّقَاءِ

قیامت تک حضرت علی جیسا کوئی نہیں آئیگا۔

فَمَنْ لَعَنَہٗ لَعْنَةُ اللّٰہِ وَالْعِبَادِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ

(المعجم الکبیر:۱۰/۲۴۰-۲۴۰-۲۳۹-۲۳۸)

جو حضرت علی رضی اللہ عنہ پر اعتراض کرے اور تنقید کرے سب وشتم کرے اس پر اللہ کی بھی لعنت ہے اس پر سارے بندوں کی لعنت ہے اور قیامت کے دن تک یہ لعنت ہوتی رہے گی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے چاروں خلفاء کا تذکرہ ان کی جامع خوبیوں کا ذکر کرتے ہوئے کیا ہے اور پھر نہ ماننے والوں کے بارے میں ایک ایک جملہ بولا ہے۔ترتیب اسمیں وہی ہے جو نبی علیہ السلام نے عطا فرمائی ہے اور اللہ کا ہمیں شکر ادا کرنا چاہیے چاروں مقامات پر جو سرزنش کی گئی کہ

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے خلاف جو بولے اس پر لعنت اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے خلاف جو بولے اس پر لعنت اور جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے خلاف بولے اس پر بھی لعنت اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف جو بولے اس پر بھی لعنت ہو

یہ لعنت کا فتویٰ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ہے۔

اللہ کا فضل ہے کہ اللہ نے ہمیں ان سب لعنتوں سے بچا رکھا ہے۔
ہم ہر ایک کا نام لیتے ہیں تو خوش ہو کر لیتے ہیں ہر ایک کی شان بیان کرتے ہیں تو خوش ہو کر بیان کرتے ہیں
اللہ نے جو معیار دیا ہے جو بندہ آخری سانس تک اس معیار پر رہے اس کو سُنّی کہا جاتا ہے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی تصدیق

جس وقت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ تقریر کر کے فارغ ہوئے تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے داد دی
آپ نے فرمایا:

صَدَقْتَ يَا ابْنَ عَبَّاسٌ

ابن عباس تم نے بالکل سچ کہا
ان چاروں خلفاء کی شان کو یوں بیان کرنا مشکل بڑا تھا کہیں کمی کا خطرہ ہو سکتا تھا لیکن تم نے تو حق ادا کر دیا۔

اَشْهَدُ اَنَّكَ لِسَانُ اَهْلِ بَيْتِكَ

امیر معاویہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے اہل بیت کی زبان بنایا ہے
تم لسان اہل بیت ہو اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں ہر انداز میں یہ خوبیاں عطا فرمائی ہیں۔

فقاہت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ

جس وقت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ وہاں باہر چلے گئے تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔

مَا كَلَّمتهُ قَطُّ اِلَّا وَجَدتُّهُ مُسْتَعِدًّا

آج تک ایسا نہیں ہوا کہ میں نے ابن عباس سے سوال کیا ہو اور ان کی تیاری مجھے نظر نہ آئے۔ اتنا علم اللہ نے ان کو دیا ہے کہ جس موضوع پہ چھڑوان کی پہلے ہی تیاری موجود ہوتی ہے۔

اور اسی کا ایک انداز خطبہ خلافت راشدہ تھا کہ جس نے قیامت تک کیلئے ہمارے ایمانوں کو بہار عطا فرما دی۔

ترتیب خلافت اور وصال کے بعد صحابی کی شہادت

مرنے کے بعد اگر کوئی صحابی بولا ہے تو اس عقیدے کا اس نے اظہار کیا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ وہ فوت شدہ کو بھی بلوا لیتا ہے

حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ بہت بڑے صحابی ہیں مدینہ شریف میں ان کا وصال ہو گیا۔ ظہر اور عصر کے درمیان وصال ہوا گھر والے اٹھا کر لے گئے اوپر کپڑا ڈال دیا مغرب کی نماز کے بعد خواتین اکٹھی تھیں اور رو رہی تھیں

چادر کے نیچے سے حضرت زید بن خارجہ بول پڑے جس وقت آپ بولنے لگے تو گھر والوں نے چہرے سے کپڑا ہٹا دیا جس وقت آپ بولے تو کیا الفاظ تھے

قَالَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلنَّبِیُّ الْاُمِّیُّ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نبی اُمّی ہیں کسی سے پڑھے ہوئے نہیں سب کچھ جانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو آخری نبی بنایا ہے

اس کے بعد فرمانے لگے

صَدَقَ صَدَقَ صَدَقَ اَبُوْبَکْرِ الصِّدِّیْقُ خَلِیْفَهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْقَوِیُّ الْاَمِیْنُ

یہ سچ ہے سچ ہے سچ ہے کہ بہت مضبوط اعصاب کے مالک حضرت ابوبکر صدیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے خلیفہ ہیں۔

زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ مرنے کے بعد نبی علیہ السلام کی نبوت پر گواہی دے رہے ہیں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت پر گواہی دے رہے ہیں

دوسرے نمبر پر فرمانے لگے

عَبْدُ اللّٰهِ عُمَرَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْ كَانَ لَا يَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ

وہ عمر جو حق بات کرنے سے ڈرتے نہیں تھے اور کمزوروں کو بڑوں سے حق لے کر دیتے تھے وہ سچے خلیفۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں وہ سچے خلیفہ ہیں وہ سچے خلیفہ ہیں۔

تیسرے نمبر پر فرمانے لگے۔

صَدَقَ صَدَقَ صَدَقَ عُثْمَانُ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمٌ بِالْمُؤْمِنِيْنَ

(طبرانی ۵/۲۱۹)

سچ ہے سچ ہے سچ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جو مومنین پر رحیم ہیں امیر المؤمنین ہیں۔

اب حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ دنیا سے جا چکے تھے وصال ہو چکا تھا مگر پھر بھی ان کی شان ہے کہ جس وقت گھر والے رونے لگے تو آپ نے کہا اُنْصِتُوْا خاموش ہو جاؤ میری تقریر سنو میں دنیا سے جا چکا ہوں پھر بھی یہ پیغام دے کے جا رہا ہوں

حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ نے وصال کے بعد بھی جو ترتیب بیان کی تھی یہ وہی ترتیب تھی جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی تھی اور یہ واضح کر دیا کہ یہ زندگی میں بھی عقیدہ ہے۔ یہ قبر میں بھی عقیدہ رہے گا۔

ابوعلی مفلوج کا خواب اور ترتیب خلافت

ایسے ہی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نے خواب میں دیکھا تو خواب میں بھی یہ ترتیب سامنے آئی۔

محمد بن سلیمان بن حارث کہتے ہیں میں نے ابو علی مفلوج کو یہ کہتے ہوئے سنا وہ کہہ رہے تھے

رَاَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ فِیْمَا یَرَی النَّائِمُ

میں نے خواب میں اپنے محبوب علیہ السلام کو دیکھا یار بھی ساتھ موجود تھے۔

کتنے رنگیں تیری محفل کے نظارے ہونگے
جب تیرے پاس تیرے یار پیارے ہونگے

ابو علی کہنے لگے جب میں نے سرکار کو دیکھا تو آپ کیسے بیٹھے تھے

رسول اکرم ﷺ سنٹر میں بیٹھے تھے۔

وَاَبُوْ بَکْرٍ عَنْ یَمِیْنِہٖ

ابو بکر رضی اللہ عنہ دائیں طرف بیٹھے تھے

وَعُمَرُ عَنْ یَسَارِہٖ

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بائیں طرف بیٹھے تھے

وَعُثْمَانُ اَمَامَہٗ

اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سامنے بیٹھے تھے

وَعَلِیٌّ خَلْفَہٗ

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ پیچھے بیٹھے تھے

اس انداز میں رسول اکرم ﷺ ایک ٹیلہ پر ان چاروں خلفاء کے درمیان بیٹھے تھے۔

اِذْ بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ صَبِیٌّ یَلْعَبُ

درمیان میں ایک بچہ کھیل رہا تھا

میں نے پوچھا

مَنْ هٰذَا؟

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بچہ کون ہے؟

تو صحابہ نے جواب دیا

هٰذَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم (تہذیب الکمال: ۳۲۳/۱۳)

یہ ہمارے نبی علیہ السلام کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ ہیں

لہٰذا جس نے ظاہری حیات میں دیکھا تو یہی ترتیب دیکھی اور اگر بعد از وصال دیکھا تو پھر بھی وہی ترتیب تھی جو نبی علیہ السلام نے ظاہری حیات میں عطا فرمائی تھی۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا یہ اپنا انداز ہے

ترتیب خلافت تابعین کی نظر میں

ہر دور میں یہی ترتیب مانی گئی اور یہ غیروں کو پروپیگنڈہ ہے جس کی وجہ سے آج تشیع کو اہلسنت میں داخل کیا جارہا ہے۔

کچھ ان پڑھ نعت خواں اور کچھ جاہل گدی نشین اور کچھ باطل کی طرف مائل لیڈروں کی وجہ سے حق کو معاذ اللہ دھندلا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور پھر عوام تو کالانعام ہوتے ہیں جو روش چلتی ہے اس پہ چل نکلتے ہیں۔

جس وقت اپنی محفل میں نعرہ لگاتے ہو

تو نعرہ تکبیر اور نعرہ رسالت کے بعد حق چار یار خلافت کا نعرہ لگاؤ تاکہ تمہیں پتہ چلے کہ تم اس عقیدے پر ہو جو نبی علیہ السلام نے دیا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بلندیاں بیان کرنا ایمان کا حصہ ہے مگر سرکار کے پہلے تین خلفاء راشدین کا ذکر بھی ضروری ہے۔ نعرۂ خلافت میں ان چاروں کا ذکر ہے اس واسطے منکرین کو یہ کہتے سنا گیا کہ عملاً تم نے نبی علیہ السلام کے بعد

حضرت علی کا مقام مان لیا۔ کیونکہ تمہارے جلسوں میں ان کا نعرہ تیسرے نمبر پہ لگتا ہے
نعرہ تکبیر، نعرہ رسالت، نعرہ حیدری
جبکہ تم خلافت بلافصل کے قائل ہو اور خلیفہ بلافصل حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو مانتے ہو اس واسطے اپنے عقیدے میں ہر جگہ یہ اعلان کرو کہ نعرہ تحقیق جب لگاؤ گے تو اس میں چار یاروں کا تذکرہ آ جائے گا اور ساتھ حق کا بیان بھی ہو جائے گا اور وہی ترتیب بیان ہو جائے گی جو اللہ تعالیٰ نے دی ہے اور نبی علیہ السلام نے پڑھ کر سنا دی ہے۔

حضرت ایوب سختیانی رحمۃ اللہ علیہ اور ترتیب خلافت ومحبت

عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلْمَةَ رضی اللہ عنہ
حضرت حماد بن سلمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔

قَالَ اَيُّوْبُ ابْنُ اَبِي تَمِيْمَةَ السَّخْتِيَانِي
حضرت ایوب بن ابی تمیمۃ السختیانی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

مَنْ اَحَبَّ اَبَابَكْرٍ فَقَدْ اَقَامَ الدِّيْنَ
جس نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے محبت کی اُس نے دین کو قائم کیا۔

وَمَنْ اَحَبَّ عُمَرَ فَقَدْ اَوْضَحَ السَّبِيْلَ
اور جس نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے محبت کی اُس نے راستے کو واضح کر دیا۔

وَمَنْ اَحَبَّ عُثْمَانَ فَقَدْ اسْتَضَاءَ بِنُوْرِ اللّٰهِ
اور جس نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے محبت کی اُس نے اللہ کے نور سے ضیا کو حاصل کر لیا۔

وَمَنْ اَحَبَّ عَلِيًّا فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى
اور جس نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے محبت کی اُس نے مضبوط کڑے کو

پکڑلیا۔

وَمَنْ قَالَ فِي اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ بِالْحُسْنٰى فَقَدْ بَرِئَ مِنَ النِّفَاقِ
(کتاب الورع ص:۹۳)

اور جس نے اصحاب رسول ﷺ کے بارے میں اچھی بات کہی تو وہ نفاق سے محفوظ ہو گیا۔

اس میں حضرت ایوب سختیانی رضی اللہ عنہ محبت صحابہ کو بیان کرتے ہوئے جو بیان ترتیب کی ہے یہ وہی ترتیب ہے جو اُن کی خلافت کی ترتیب ہے۔اس سے پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ نے ان خلفاء اربعہ کو اسی اعتبار سے عظمتیں عطا فرمائی ہیں۔

ترتیب خلافت اور حضرت طارق کا اعزاز

تابعین کا انداز خلفاء راشدین کی ترتیب کے بارے میں کیسا ہے

حضرت سعد بن طارق تابعی ہیں اور اپنے والد طارق سے پوچھتے ہیں

کچھ لوگوں نے آج بھی فجر کی نماز میں قنوت کا مسئلہ بنایا ہوا ہے۔تو سعد کہتے ہیں میں نے قنوت کے بارے میں مسئلہ اپنے والد سے پوچھا

قُلْتُ لِاَبِي يَاَبَتِ

میں نے اپنے ابا جی سے کہا اے میرے ابّا

اِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَخَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّ خَلْفَ عُمَرَ وَخَلْفَ عُثْمَانَ وَخَلْفَ عَلِيٍّ هُنَا بِالْكُوْفَةِ خَمْسَ سِنِيْنَ اَفَكَانُوْا يَقْنُتُوْنَ فِي الْفَجْرِ (طحاوی شریف: ۱/۱۷۷)

اے میرے اباجان آپنے رسول اکرم ﷺ کے پیچھے بھی نماز پڑھی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بھی پڑھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بھی پڑھی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

کے پیچھے بھی پڑھی اور آپ نے کوفہ میں پانچ سال تک حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے بھی نماز پڑھی میرے اباجی بتاؤ کیا یہ لوگ فجر میں قنوت پڑھتے تھے۔

جس وقت حضرت سعد نے طارق رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو کہنے لگے

اَیْ بُنَیَّ مُحْدَثٌ

اے میرے بچے یہ قنوت فجر کی نماز میں کسی نے نہیں پڑھی، اب پڑھنے والوں نے خود گھڑ لی ہے۔

لر ایک تابعی بولا ہے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس نے بھی وہی ترتیب بیان کی ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی تھی۔

حضرت سعد کے والد کتنے بڑے چوٹی کے نمازی ہیں کہ جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفاء اربعہ کے پیچھے بھی نماز پڑھی ہے۔

یہ بھی پتہ چلا کہ وہ ان اماموں کے مشترکہ عقیدت مند تھے۔ ایسا نہیں تھا کہ کسی نے کہا ہو کہ میں نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پیچھے تو پڑھی ہے لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نہیں پڑھوں گا یا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے نہیں پڑھوں گیا یا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے نہیں پڑھوں گا۔

جس نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو قائد مانا ہے اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی قائد مانا ہے جس نے حضرت عمر کو قائد مانا ہے اس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بھی قائد مانا ہے اور جس نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو قائد مانا ہے اس نے کوفہ میں پانچ سال حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مریدی بھی اختیار کی ہے۔

لہٰذا میں امت کا ایک **view** آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں کہ ان میں کوئی اختلاف نہیں تھا۔ سب کے دلوں میں مشترکہ عقیدت تھی اور یہ وہی ترتیب تھی جو ترتیب اس وقت گونج رہی تھی اللہ کے فضل سے آج بھی ہمارے سینوں میں موجود ہے گفتگو کو سمیٹتے ہوئے تمہیں اس بات کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔

اپنے قرب و جوار میں اور برصغیر کی چوٹی پہ جو جھنڈا حضرت داتا صاحب کا نظر آتا ہے اس کا بھی تو تھوڑا سا تذکرہ کرنا چاہیے۔

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ سے بڑا محبِّ اہلِ بیت کون ہوسکتا ہے اور ان سے زیادہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ولایت اور مرتبے کو پہچاننے والا اور کون ہوسکتا ہے؟ کشف المحجوب اٹھا کر دیکھیئے۔

حضرت داتا علی ہجویری کے مزار پر جاھل اور اجڈ قسم کے ملنگ بھنگ پی کے مختلف نعرے لگاتے پھر رہے ہیں اور دین کے خلاف باتیں کر رہے ہیں اوقاف کو ایسے لوگوں کو لگام دینی چاہیے۔

حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے پنجاب میں توحید کے بیج بوئے تھے جس کی کھیتی آج بھی نظر آتی ہے وہ داتا علی ہجویری صحابہ کرام اور خلفاء راشدین کے بارے میں کیا عقیدہ رکھتے ہیں۔

آج اس چیز کو کوئی بیان کرے گا تو اس پر الزام آئے گا کہ تم محبّ اہل بیت نہیں اگر یہ الزام ہم پہ آتا ہے تو یہ داتا صاحب پہ آجائے گا یہ پوری امت پہ آجائے گا محبت اہل بیت وہ ہے جو نبی علیہ السلام نے اپنی امت کو عطا فرمائی ہے اور اس سے آگے پیچھے وہ ہے کہ سرکار نے فرمایا تھا کہ اے علی تمہارے بارے میں دو طبقے جہنمی بن جائیں گے۔ جو تجھے حد سے بڑھ کر مانیں گے وہ بھی جہنمی ہیں اور جو تمہارا مرتبہ نہیں مانیں گے وہ بھی جہنمی ہیں۔ سیدھا جنت میں وہ جائے گا جو تمہاری وہ شان مانے گا جو ہم نے تجھے عطا فرمائی ہے۔

ترتیب خلفاء اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں

حضرت داتا رحمۃ اللہ علیہ نے پورا ایک باب ائمہ صحابہ کے بارے میں بنایا ہے۔

امام صحابہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

صحابہ کرام کے ائمہ کا تذکرہ کن الفاظ سے فرمایا
حضرت داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے۔

منهم شیخ الاسلام
ان میں سے شیخ الاسلام، اسلام کا پیر، اسلام کا لیڈر

واز بعد انبیاء خیر الانام
سارے انبیاء کے بعد ساری مخلوق سے بہتر انسان

خلیفه پیغمبر وامام وسید أهل تجرید وشاهنشاه ارباب تفرید
سادہ ترجمہ یہ ہے کہ ولیوں کا تاجدار، تمام اہل تجرید کا بادشاہ

واز آفات انسانی بعید
وہ انسان جس میں انسانی عیب کوئی نہیں ہے۔کون؟

امیر المومنین ابوبکر عبدالله بن عثمان الصدیق رضی اللہ عنہ
(کشف المحجوب ص:٦٧)

وہ امیر المؤمنین حضرت ابوبکر عبداللہ بن عثمان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں
حضرت داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے ائمہ کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ
صحابہ میں جو پہلا امام ہے وہ شیخ الاسلام ہیں، ولیوں کے تاجدار ہیں، انبیاء کے بعد سارے انسانوں سے افضل ہیں وہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں یہ حضرت داتا علی ہجویری کا عقیدہ ہے۔

اس عقیدہ سے آج بغاوت ہو رہی ہے۔ جاہل لوگ اپنی جاہلیت میں اور اپنے مفادات کے چکر میں شیعوں کے چرنوں میں جا کر چرتے ہیں ان سے داد لیتے ہیں یا امداد لیتے ہیں اسکا ہمیں پتہ نہیں ہے لیکن امت کے مسلک کے ساتھ غداری کرر ہے ہیں۔

حضرت داتا علی ہجویری سے بڑھ کر ولایت کون جانتا ہے
آپنے پہلے نمبر پر صحابہ کے اماموں میں سے جس کا نام ذکر کیا وہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں ان کی یہ ساری شانیں بیان کر کے سب سے بڑا مضمون ان کی شان میں لکھا۔

امام صحابہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ

منهم سرهنگ اهل ایمان

ان میں سے دوسرا امام کون ہے؟ اہل ایمان کا سردار

صعلوك اهل احسان

دین میں روحانیت کا پیشوا

امام اهل تحقیق

اہل تحقیق کا امام

واندر بحر محبت غریق

محبت کے سمندر میں ڈوبا ہوا انسان

ابو حفص عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

حضرت ابو حفص عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہے (حوالہ کشف المحجوب ص:۲۹)

یہ صحابہ میں دوسری قیادت ہے
اگر کسی گدی نشین کو دیکھنا ہے تو داتا صاحب کو دیکھو، اگر کسی پیر کو دیکھنا ہے تو داتا صاحب کو دیکھو، اگر کسی مفکر کو دیکھنا ہے داتا صاحب کو دیکھو، جو شخص لاہور میں بیٹھ کر لاہور والوں کو کعبہ دکھا سکتا ہے وہ دین بھی سچا بتاتا ہے
ہمیں چھوٹے چھوٹے خود ساختہ مجددوں کی ضرورت کیا ہے ہمارے سامنے داتا صاحب کی تعلیمات موجود ہیں

امام صحابہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

منھم گنج حیا اعبدِ اھلِ صفا

حیا کا خزانہ، سارے صوفیوں میں بڑا صوفی

متعلق به در گاه رضا

تسلیم و رضا کا پیکر

متحلی بطریق مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

ہر وقت سرکار کی سنت کا زیور پہننے والا

ابو عمرو عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ (کشف المحجوب: ص ۷۱)

وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں جو کہ صحابہ کرام کے تیسرے بڑے لیڈر ہیں
اب داتا صاحب کی نگاہ ان کو اتنا عظیم جانے اور تم پوری محفل میں ان کا نام نہ لو خلافت راشدہ کے ضمن میں بھی ان کا تذکرہ نہ کرو تو پھر کیسے مسلک داتا پہنچایا اور پھیلایا جا سکے گا حضرت داتا سے عقیدت رکھنے والو! ان سے محبت بھی تو ہونی چاہیے۔

وہ ''رائے راجو'' کو جوتے مار کے نیچے نہ اتارتے تو شاید پنجاب کی مٹی آج شرک سے بھری ہوئی ہوتی۔ حضرت داتا کا یہ احسان ہے لہذا ان کا دیا ہوا ایمان بھی معتبر ہے اور عقیدہ بھی معتبر ہے۔

امام صحابہ حضرت علی رضی اللہ عنہ

منھم برادر مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

صحابہ کرام میں سے چوتھے امام، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی

وغریق بحر بلا

مصیبتوں کا مقابلہ کرنے والے

حریق نار ولا

اللہ کے عشق کی آگ میں جل کر پک جانے والے

مقتداء جملہ اولیاء واصفیا

اولیا اور اصفیا کے تاجدار!

ابوالحسن علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہٗ الکریم

یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں جن کو اللہ تعالی نے یہ شانیں دی ہیں

میرے بھائیو!

اس تذکرے سے دل کو کتنی ٹھنڈک پہنچی ہے اور کوئی شخص ان میں سے کسی ایک کے نام سے جلتا ہے کوئی دو کے نام سے جلتا ہے کوئی تین کے نام سے جلتا ہے اور کوئی چار کے نام سے جلتا ہے۔

سنی وہ ہے جو ہر ایک کے نام سے خوش ہوتا ہے

اگر ان میں سے کسی کا تذکرہ زیادہ ہوا ہو تو اس کے تذکرہ کو روکنا ہرگز ہمارا مقصد نہیں مگر جن کو بھلایا جا رہا ہے ان کو کیوں اور کس وجہ سے بھلایا جا رہا ہے۔

اس وقت جو روش اہلسنت کے خلاف ملنگوں اور جاہل لوگوں کی طرف سے آرہی ہے اس کے خلاف جہاد کی ضرورت ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیڈروں کو نہ مانے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کیسے مان سکے گا۔ حضرت علی سے محبت کا تقاضا ہے کہ جن تینوں کے ہاتھ میں حضرت علی نے اپنا ہاتھ دیا ان تینوں کی محبت کا اظہار پہلے کیا جائے۔

خلافت راشدہ حضرت مجدد الف ثانی کی نظر میں

مکتوبات شریف میں حضرت مجدد الف ثانی نے ایک خط کا تذکرہ کیا۔

مجدد الف ثانی کون تھے؟

وہ مجدد کہ جس وقت اکبر نے دین الہی بنایا تھا جس شخصیت نے اس کا ڈٹ

کر مقابلہ کیا اس کو مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کہا جاتا ہے۔

یعنی جنہوں نے مصلی سے انگڑائی لی تو اکبر کے دربار پر قیامت طاری ہوگئی وہ شیر اہل حق گوالیار کے قلعے میں بند رہ کر انہوں نے جہانگیر کو دین کی راہ میں جھکنے پر مجبور کر دیا ان کو دربار شاہی میں جھکانے کی کوشش کی گئی کہ سارے یہاں آ کر جھکتے ہیں تو تم بھی تھوڑا سا آ کر جھک جاؤ۔ جس وقت حضرت مجدد کے سر کو دبایا گیا تو ناک سے خون تو بہہ نکلا مگر پھر بھی سر نہیں جھکا اور یہ سینہ تان کر کہا۔

ایک ہے کعبہ میرا اور ایک ہی مسجود ہے
ہر جگہ موزوں نہیں ہے سر جھکانے کیلئے

اس مجدد کی تعلیمات پر پاکستان بنا تھا اور دو قومی نظریہ کے بانی حضرت مجدد الف ثانی ہیں دو جلدوں میں ان کی تعلیمات کا بہت بڑا خزانہ ہے دنیا میں جتنی آپ کے مکتوبات کو شہرت ملی وہ آپ کا حصہ ہیں۔

آپ خط لکھتے تھے صرف توجہ کیلئے نہیں بلکہ جب کسی علاقے میں بگاڑ پیدا ہوتا تھا تو خط یوں لکھتے تھے جیسے کمانڈر ان چیف کا آرڈر جا رہا ہے سیدھے ہے ہو جاؤ یہ غلطی تم سے ہوگئی ہے شیخ احمد کا خط تمہارے پاس آگیا ہے۔ اس وقت انڈیا کے شہر سامانہ میں ایک غلطی ہوگئی تھی اس میں ایک مسئلہ اُٹھا حضرت مجدد الف ثانی کو پتہ چل گیا۔ اور آپ نے ان کو خط لکھا۔

آپ کے اس خط میں درجنوں ظالموں کا جواب ہے۔

جو ہمارے مسلک کا روپ دھار کے مسلک کی جڑیں کاٹنا چاہتے ہیں۔

مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اہل سامانہ کو خط لکھا۔

سامانہ شہر کے سنی خطیب کے خلفاء راشدین کے نام نہ لینے پر

حضرت مجدد کی گرفت

ذوی الاحترام سادات عظام وقضاہ والی و موالی کرام بلدہ

سامانہ آنکہ شنیدہ شہ کہ خطیب آن مقام در خطبہ عید قربان

ذکر خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم ترک کردہ

(مکتوبات دفتر دوم، حصہ ششم ص:۴۱)

در خطبہ عید قربان ذکر خلفاء راشدین را ترک کردہ

عید قربان کے خطبہ میں خلفاء راشدین کا نام نہیں لیا

واسالی متبرکہ الیشان رانخواندہ

خلفاء راشدین کے برکت والے نام نہیں لیے

ونیز شنیدہ شدہ کہ جوں جمعے باد تعرض نمودند بسھو

نسیانخود اعتزارنا کردہ

مجھے یہ بھی پتہ چلا ہے کہ جب کچھ لوگوں نے اس خطیب پر اعتراض کیا کہ تم نے خلفاء راشدین کے نام کیوں نہیں لیے؟ تو اس نے آگے سے معذرت بھی نہیں کی

یتمرد پیش آمد؛

وہ آگے سے اکڑ کے پیش آیا

و گفتہ چہ شد اگر اسانی خلفاء راشدین مذکور نہ شدہ

اور اُس نے کہا کہ کیا ہوتا ہے اگر خلفاء راشدین کے نام نہ لیے جائیں

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے اس صورت مسئلہ کو بیان کر کے ارشاد فرمایا کہ اے سامانہ شہر والو!

مجھے خطیب پر ہی افسوس نہیں، تم پر بھی افسوس ہے۔

اکابروابالی آں مقام دریں باب مساھلہ ورزیدند

تم نے اس سلسلے میں غفلت وسستی کی۔

وشدت و غلظت باں خطیب بے انصاف پیش نیا آمدند

تم نے اس ظالم خطیب کو جوتے مار کے کیوں نہیں نکالا؟

اے سامانہ کے سیدو! مجھے تم پر افسوس ہے۔

تمہارے خطیب نے غلطی کی ہے لیکن تم نے اس کو ڈانٹا تک نہیں ہے۔

اسکے بعد فرمانے لگے۔

وائے نہ یک بار کہ صد بار وائے

ایک بار افسوس نہیں سو بار افسوس ہے

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا

کارواں کے دل سے احساس ضیاں جاتا رہا

آج کتنے لوگ ہیں خلفاء راشدین کا نام ترک کر رہے۔

اس دھرتی پر کچھ جاہل پیر، سجادہ نشین ایسے ہیں جنھوں نے اپنے درباروں کی مسجدوں میں خلفاء راشدین کے نام خطبوں سے نکلوادیئے۔ کیا ہم ایسے دین کے علمبردار ہوسکتے ہیں؟

اب کچھ خطیب کرایہ کے ایسے ہیں جو شیعوں کی مجالس میں ذاکروں کی جگہ پُر کرنے کیلئے چلے جاتے ہیں۔ سامانہ کے علاقے میں ایک سنی خطیب نے خلفاء راشدین کے نام ترک کیئے تو مجدد الف ثانی اُن کا حساب کیسے کرتے ہیں۔

حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے۔

ذکر خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اگرچہ از شرائط خطبہ نیست

لیکن از شعائر اهل سنت است

خلفاء راشدین کا نام خطبہ میں لینا اگر چہ خطبہ کی شرط تو نہیں مگر سنیوں کی پہچان ضرور ہے۔ وہ سنی تب ہوگا جب خلفاء راشدین کے نام لے گا۔ یہ ہمارے

شعار میں سے ہے۔

خطبہ عید قربان میں خلفاء راشدین کا نام ترک کرنیوالے کا حکم

وہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ جن کے شرق و غرب میں علمبردار آج بھی موجود ہیں وہ فرمانے لگے اس خطیب کا میرے نزدیک حکم یہ ہے۔

آنر بعمدٍ وتمرد

جو خلفاء راشدین کا نام جان بوجھ کر چھوڑے

دلش مریض است

اُس کا دل مریض ہے

وباطنش خبیث است

اور اُس کا باطن خبیث ہے۔

وہ خطیب بننے کا حقدار نہیں ہے۔ اس نے خلفاء راشدین کے نام ترک کیوں کیے۔

یہ اگر کسی عالم مفتی کی بات ہوتی تو کہتے کہ یہ تنگ نظر لوگ ہوتے ہیں فتوے لگاتے رہتے ہیں۔

جس مجدد کے نظریے پر پاکستان میں رہ رہے ہو اُس مجدد کا یہ فتوی ہے۔

خلفاء راشدین سے اتنا بغض کہ اُن کے نام چھوڑ دینا۔ اُس بندے کا ہم کوئی علاج نہیں کریں گے وہ ہمارے مسلک کا نہیں ہے وہ برحق نہیں ہے وہ سچا نہیں ہے۔

وہ کون ہے؟ اُس کا دل مریض ہے اُس کا باطن خبیث ہے۔

آپ نے مسئلہ کی صورتحال کا احاطہ کیا۔ فرمانے لگے۔

اگر کوئی بندہ خطبہ میں خلفاء راشدین کے نام چھوڑتا ہے تو اسکی دو صورتیں ہیں۔

یا تو اس لئے چھوڑتا ہے اُس کو پہلے دو کے ساتھ دشمنی ہے یا بعد والے دو حضرات کے ساتھ دشمنی ہے۔ اگر ذکر کروں گا۔ تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا نام پہلے لینا پڑے گا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا نام دوسرے نمبر لینا پڑے گا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا

تیسرے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا چوتھے نمبر پر لینا پڑے گا تو میں کیوں ذکر کرو۔
حضرت مجدد فرماتے ہیں۔

خلفاء راشدین کا نام نہ لینے والا رافضی یا خارجی

اگر فرض کنیم که تعصب و عناد ترك نکرده باشد اگر در تقدیم و تفضیل حضرات شیخین متوقف است طریق اهلسنت را رافض است

اگر اس لئے چاروں کے نام نہیں لیتا کہ اُس کو پہلے دو کی فضیلت میں شک ہے تو یہ بندہ سنی نہیں ہے۔ بلکہ یہ رافضی ہے اس کے پیچھے نماز نہیں ہوگی۔
جس کو حضرت صدیق اکبر کے پہلے نمبر پر اور حضرت فاروق اعظم کے دوسرے نمبر پر شک ہے۔
انکی فضیلت کا قائل نہیں ہے اور وہ کس بنیاد پر نام ترک کر رہا ہے تو وہ رافضی ہے۔

اگر در محبت حضرات ختنین متردد داست

اگر نبی علیہ السلام کے دونوں دامادوں سے پیار نہیں۔

نیز ازاهل حق خارج است

جو پہلے دو کی برتری نہیں مانتا تو وہ رافضی ہے اور جو دوسرے دونوں سے پیار نہیں کرتا وہ اہل حق سے خارج ہے۔
اس خطیب نے اگر ان دونوں وجوہ میں سے کسی وجہ پر نام نہیں لئے تو یہ سنیوں کی مسجد کا امام نہیں ہو سکتا۔ اہلسنت کو جماعت وہ کرائے گا جو اہلسنت کا یہ عقیدہ رکھنے والا ہوگا۔

دوسری جانب یہ ہے۔

اگر فرض کنیم بتعصب و عناد ترک نہ کردہ باشد

فرض کریں اُس نے تعصب کی وجہ سے نام نہیں لیا۔ کسی کے ساتھ تعصب کی وجہ سے دشمنی نہیں کی ویسے ہی نام چھوڑ دیا۔

تو حضرت مجدد فرماتے ہیں۔

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ

جو جس قوم سے مشابہت بنائے تو وہ انہیں سے ہوتا ہے۔

تو پھر یہ سنی نہیں ہوگا رافضی ہوگا، اگر چہ اُس کے دل میں عناد نہیں تھا مگر اس نے قوم کے ساتھ تشبہ تو کرلیا جن کو خلفاء راشدین سے آگ لگتی ہے اُن کے ساتھ مشابہت تو کرلی پھر بھی مجرم ضرور بن جائے گا۔ پھر فرمانے لگے۔

اِتَّقُوْا مِنْ مَوَاضِعِ التُّهَمِ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تہمت کی جگہ سے اپنے آپ کو بچا کے رکھو۔

تو وہ کیوں اپنے اوپر تہمت لگوا رہا ہے۔ خلفاء کا نام لے۔ تاکہ اس کا پتہ چلے کہ اس کا ایمان کیسا ہے۔

لہٰذا خلفاء کا نام ترک کرنے میں دو حدیثوں کی خلاف ورزی پھر بھی لازم آئے گی۔

اگر وہ شخص ویسے بغیر عناد کے ترک کرتا ہے تو پھر بھی مجرم ہے۔

آج ہمارے مسلک پر فتنوں کی یلغار ہو چکی ہے۔

مسلک میں صدیوں سے پہلے جو عقیدہ آ رہا تھا، اُس عقیدے پر کلہاڑے مارنے والے لوگ بھی پیدا ہو چکے ہیں، اُن کے اپنے اغراض ومقاصد ہیں۔

آپ میری بات نہ سنیں اُن کی کیسٹیں سن لیں جو اُس نے شیعوں کی مجلسوں میں جا کر تقریریں کی ہیں، کہ کس انداز میں اہلسنت کو ذلیل ورسوا کرنے کی کوشش کی ہے اور اُن رافضیوں کے عقیدے کی ترجیح بیان کی ہے۔

اور اُن کے عقیدے کی حامی روایات کو وہاں پر بیان کر کے معاذ اللہ اہلسنت کا وقار مجروح کیا ہے۔

اسواسطے آج ہمیں اپنی اصلاح کی ضرورت ہے۔ اپنے جلسہ میں اپنی محفل میں بالخصوص محفل نعت میں اور ہر خطیب اپنے خطبہ کے اندر اور تقریر کے اندر وہ انداز اپنائے جو حضرت داتا صاحب کا انداز ہے۔ حضرت مجدد صاحب کا انداز ہے۔ ساری امت کے صلحاء فقہا اور صالحین کا ہے اور اس کا خیال ضرور کیا جائے کہ

حضرت مجدد الف ثانی ایک خطیب کو صرف اس بنیاد پر سنی مسجد کا خطیب نہیں مانتے کہ اس نے ظالموں سے مشابہت اختیار کی لہٰذا یہ اُن جیسا ہو گیا۔

اپنی مسجد میں جو صحابہ کے مخالفوں سے مشابہت بنائے تو وہ سنی مسجد کا امام نہیں ہوسکتا اور جو اُن کے گھر میں جا کے اُن جیسا بن جائے اور اُن کے عقیدے کی اور نظریے کی ترجمانی کرے وہ سنی کا لیڈر کیسے ہوسکتا ہے۔

اس واسطے میری اس بات کو سمجھ کے معمولی قرار نہ دینا، میں نے قرآن و سنت کا سارا نچوڑ اور امت کا عقیدہ تمہارے سامنے بیان کیا ہے۔

ہمیں کسی کی کوئی پرواہ نہیں اگر کسی درگاہ کا کوئی سجادہ نشین ناراض ہوتا ہے تو ہو جائے اگر کسی پارٹی کا لیڈر ناراض ہوتا ہے تو ہو جائے ہم نے کسی اور کا کلمہ نہیں پڑھا ہم نے گنبد خضراء کے والی کا کلمہ پڑھا ہے۔

ہم صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صداقت پر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی عدالت پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی سخاوت اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ولایت پر انشاء اللہ پہرہ دیتے رہیں گے۔

اہل بیت کی عظمتوں کے بھی جھنڈے لہرائے جائیں گے اور صحابہ کرام کی عظمتوں کے بھی جھنڈے لہرائے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو ثابت قدمی عطا فرمائے آمین۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

☆☆☆☆